عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۵ شمارہ ۳۲

کیا کراچی میں امن بحال ہوجائیگا؟

اصل مسئلے کی نشاندہی

کیپ ٹاؤن میں ایک قادیانی زندیق کو مسجد سے اٹھا کر باہر پھینک دیا

لسٹر میں فتنۂ قادیانیت کے خلاف ۱۰ ہزار نوجوانوں کی بیعتِ جہاد

بزمِ ختم نبوت

افکارِ قارئینِ ختم نبوت

آٹھ مسئلے یا آٹھ موتی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری اُمت میں تیس ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا" (مسلم)

اشتہار —— از بندۂ خدا

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

اعلیٰ معیار

مثالی نفاست

مضبوط اور پائیدار

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

فون: ۴۱۰۶۰۷

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۲۹ جمادی الاول تا ۵ جمادی الاخری ۱۴۰۷ھ بمطابق ۳۰ جنوری تا ۵ فروری ۱۹۸۷ء | شمارہ ۳۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۲۱۱۹۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۳۲۵ روپے
افریقہ — ۳۲۵ روپے
یورپ — ۳۲۵ روپے
وسطی ایشیا — ۳۲۵ روپے
جاپان، ملائیشیا — ۳۲۵ روپے
سنگاپور — ۳۲۵ روپے
چائنا — ۳۲۵ روپے
فجی، نیوزی لینڈ — ۳۲۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم سنگر گڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ، کوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ — شبیر احمد عثمانی
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ، ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد طفیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ولایت اللہ
بارباڈوس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — میاں اشرف جاوید
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشس — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع: کلیم الحسن نقوی — مطبع: انجمن پریس — مقام اشاعت: ۴۰/ سے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

کیپ ٹاؤن میں ایک قادیانی زندیق کو مسجد سے اٹھا کر باہر پھینک دیا

وہ زندیق نماز کے وقت مسجد میں گھس آیا تھا کہ مسلمانوں کی غیرت جوش میں آ گئی۔

کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ (نمائندہ ختم نبوت) مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں ان میں کسی ناپاک شخص کا داخلہ ممنوع ہے چہ جائیکہ کوئی مرتد، زندیق، مشرک اور کافر و منافق داخل ہو۔ الحمدللہ مسلمانوں کی غیرت ایمانی زندہ ہے۔ انہیں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص مرتد یا زندیق ہے تو ان کی ایمانی غیرت فوراً جوش میں آ جاتی ہے اور وہ غیرت ایمانی کی وجہ سے مسجد کے تقدس اور اس کی حرمت پر آنچ نہیں آنے دیتے۔ ایسی ہی ایمانی غیرت کا مظاہرہ مسلمانان کیپ ٹاؤن نے کیا۔ یاد رہے کہ کیپ ٹاؤن میں قادیانیت کے خلاف بھرپور تحریک جاری ہے باوجود یکہ وہاں کی عیسائی حکومت ان نقلی مسیحیوں (قادیانی ربوہ کے پیروکاروں) کو پورا پورا تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ وہاں کے تمام مسلمان ان کے خلاف پوری طرح متحد ہیں۔ گذشتہ دنوں جامع مسجد میر نو میں نماز عصر کی اقامت کہی جا چکی تھی۔ صف بندی ہو چکی تھی حضرت مولانا کارن صاحب نماز پڑھانے کے لئے تیار تھے کہ اتنے میں مقتدیوں میں سے کسی نے با آواز بلند کہا کہ مولانا ذرا ٹھہریں صفوں میں ایک قادیانی پلید مرتد و زندیق گھس آیا ہے۔ جب تک اسے نہ نکالا جائے جماعت نہیں ہوگی اس نے مسجد میں گھس کر اس کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کی ہے اتنا کہنا تھا کہ مسجد میں موجود مسلمانوں کی غیرت کو جوش آ گیا انہوں نے قادیانی کو یہ بھی نہیں کہا کہ نکل جاؤ بلکہ اسے پکڑا اور اٹھا کر باہر پھینک دیا وہ چیختا چلاتا اور روتا دھوتا رفو چکر ہو گیا۔

ضلعی انتظامیہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے صدر جناب عبدالغفار مغل نے اپنے ایک تازہ ترین بیان میں کہا ہے کہ ضلع تھرپارکر کی انتظامیہ انتہائی سرد مہری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ ہم متعدد بار اپنے جلوس کے پروگرام ضلع انتظامیہ کے وعدوں پر معطل کرتے رہے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضلع انتظامیہ ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے اور در پردہ قادیانیوں کی حمایت کر رہی ہے انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ انتظامیہ جلد سے جلد قادیانیوں کی دکانوں مکانوں سے فوری طور پر کلمہ طیبہ کے بیج اور اسٹکر ہٹا دیئے جائیں ورنہ یہاں کے غیور مسلمان یہ فریضہ انجام دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔

حالیہ شورش کے ذمہ دار قادیانی ہیں
تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء کے صدر کی پریس کانفرنس

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) تنظیم ختم نبوت طلباء کے صوبائی صدر سید انور شاہ نے جمعۃ کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں حالیہ شورش قادیانیوں کی پیدا کردہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں مسلمانوں کے ہاتھ سے مسلمانوں کا قتل قادیانیوں کی ناپاک سازش کا نتیجہ ہے۔ سید انور شاہ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں اگر اسلامی نظام نافذ کر دیا جاتا تو ایسے حالات پیدا نہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہیں۔ اور شرارت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ صوبائی صدر نے کہا کہ قادیانی خود کو مظلوم کہتے ہیں۔ حال ہی میں بین الاقوامی جیورسٹس کے نمائندے پاکستان میں آئے۔ ان کو قادیانیوں نے اپنی مظلومیت کی داستان بتائی۔ اور اپنی سر بمہر عبادت گاہ دکھائی۔ سید انور شاہ نے الزام عائد کیا پاکستان میں آٹھ کروڑ مسلمان مظلوم ہیں۔ ایک لاکھ چالیس ہزار کی آبادی کی اقلیت نے سارا سوال سکھر، کنری میں مسلمان کو قتل کیا سکھر میں مسجد پر بم پھینکا۔ مولانا اسلم قریشی کو اغوا کیا سید انور شاہ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور ان کی عبادت گاہ کو جو مسلمانوں کے عظیم شعائر رکھنے کے بعد سر بمہر کر دی گئی تھی۔ اس کی مسجد سے مشابہت ختم کی جائے پریس کانفرنس میں تنظیم کے رہنما نصیب اللہ بھی موجود تھے۔

کراچی کے واقعات پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما کا اظہار رنج و غم،

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب صدر حاجی سید شاہ محمد اور جنرل سیکرٹری حاجی تاج محمد فیروز نے ایک بیان میں کراچی کے واقعات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور کہا کہ علاقائی، لسانی عصبیت قوم و ملت کے لئے تباہ کن ہے۔ ان رہنماؤں نے الزام عائد کیا کہ کراچی کی شورش قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہے کیونکہ گذشتہ سال امریکہ میں قادیانیوں کی روسی سفیر اور کراچی کے ایک رہنما کی ملاقاتیں ہوئی تھیں جس میں سازش تیار کی گئی تھی۔ اس ملاقات کے بعد مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ سندھ بالخصوص کراچی میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہوں گے۔ ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس خون ریزی کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے۔

کھڑیانوالہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مرکزی ناظم اعلیٰ کا خطاب

کھڑیانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یک روزہ عظیم الشان ختم کانفرنس ہوئی کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نماز جمعہ مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے پڑھائی آپ نے ختم نبوت پر بڑے پر اثر انداز میں روشنی ڈالی عوام نے کافی تعداد میں شرکت کی نماز کے بعد شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی نے اپنا اپنا کلام پیش کیا جب کہ نماز عشاء کے بعد حضرت مولانا طارق محمود صاحب، فیصل آباد کا بیان ہوا بعد ازاں قاری محمد صولت نواز کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا کا دورہ ڈیرہ غازی خان، جلسہ ہائے عام، بار روم اور پریس کانفرنس سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا صاحب اپنے سہ روزہ دورہ پر ۲۲ دسمبر کو چار بجے شام ڈیرہ غازی خان تشریف لائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے امیر مولانا الحاج صوفی اللہ وسایا کی قیادت میں جماعت کے احباب نے پل پیارے والی پر آپ کا پر جوش استقبال کیا۔

دفتر میں جماعتی احباب سے مختصر ملاقات کے بعد چار رکنی وفد جس میں مولانا صوفی اللہ وسایا۔ مولانا عطاء اللہ۔ خلف الرشید مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب غلام فرید کھلول کے ہمراہ آپ اللہ آباد ضلع راجن پور سفر پر روانہ ہوئے۔

اللہ آباد میں استقبال و خطاب

جام پور سے دیوبند کے فاضل مولانا عبدالحئی صاحب بھی قافلہ کے ہمراہ ہو گئے مغرب کے بعد اللہ آباد پہنچے جہاں حافظ غلام قادر صاحب کی قیادت علماء۔ طلباء و عوام کی بہت بڑی تعداد نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ مدرسہ تعلیم القرآن اللہ آباد جس کی بنیاد بانی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی کا مولانا اللہ وسایا فاتح ربوہ نے معائنہ کیا۔

رپورٹ: صاحبزادہ عبدالرحمٰن

عشا کے بعد جامع مسجد میں مولانا صوفی اللہ وسایا۔ اور بعد میں فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا کا تفصیلی بیان ہوا۔ آپ نے اپنے بیان میں قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور کفریہ عقائد کا پردہ چاک کیا۔

اللہ آباد میں پچھلے دنوں ایک آدمی سرفراز نامی ایک حادثہ میں مر گیا مرزائیوں نے اسے اہل اسلام کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ مولانا صوفی اللہ وسایا نے احتجاج کیا۔ چند روز بعد انتظامیہ نے اس کی قبر شکنی کا حکم دیا۔ اس وقت پولیس نے پورے قصبہ اور اس کے مضافات کو گھیرے میں لیکر ناکہ بندی کر دی جب اس کی قبر کو کھودا گیا تو دو دو فرلانگ تک تعفن نے فضا کو مکدر کر دیا تھا۔ بالآخر اس متعفن لاش کو اہل اسلام کے قبرستان سے نکال کر قادیانیوں کی زمین میں دفن کر دیا گیا۔

اسی طرح عبدالعزیز ایک قادیانی کو اللہ آباد کے قریب چاہ سیرڑ اپر دفن کیا گیا۔ تین روز تک اس کی قبر سے آگ نکلتی رہی۔ یہ واقعات علاقہ میں مشہور اور عبرت آموز عام و خاص کی زبان سے سُنے۔

معلوم ہوا کہ قادیانی میر منہ۔ حبیب اللہ پنجابی۔ ریاض شاد لنگڑ کرم حسین کھلول عبدالعزیز سرفراز ان قادیانیوں کو اہل اسلام کے قبرستانوں سے نکال کر مرزائیوں کی جگہ پر دفن کیا گیا۔

• اخراج مرزائی مردگان تحریک کے باعث ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں قادیانیت کے خلاف ماحول عروج پر ہے۔

جام پور میں بیان!

۲۳ دسمبر صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد محمدی میں ایک گھنٹہ مولانا اللہ وسایا فاتح ربوہ کا بیان ہوا مولانا عبدالحئی نے مولانا اللہ وسایا کا استقبال کیا اور مجلس کو اپنی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ ۸ بجے سے ۹ بجے تک مدرسہ عطاء العلوم میں قائد انقلاب اسلامی مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا عطاء الرحمٰن نے وفد کو استقبالیہ دیا۔ ڈیرہ آتے ہوئے راستہ میں مولانا محمد قاسم شیخ الحدیث سے مدرسہ رحیمیہ میں ملاقات کی اور دعائیں حاصل کیں۔

بار روم اور جلسہ عام سے خطاب

۲۳ دسمبر کو ½ ۱۱ بجے سے ½ ۱۲ بجے تک مولانا اللہ وسایا نے ڈیرہ غازی خان بار روم سے خطاب فرمایا۔ بار روم کے سیکرٹری جنرل جناب محمد اقبال ثاقب۔ اور صدر جناب اقبال غوث۔ بار روم کے رہنما سید غلام سرور شاہ نے معزز مہمان کا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ

"دُعائے مغفرت، اظہار ہمدردی"

برصغیر کے معروف علمی گھرانے کے بزرگ راہنما حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ وطن عزیز کے نامور عالم دین مولانا محمد شریف وٹو۔ ملک عزیز کے نامور نعت گو اور شاعر اسلام جناب حافظ لدھیانوی کی اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرؤف جتوئی کی ہمشیرہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین میں زیر تربیت مولانا عبدالغفار تونسوی کے برادر بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا ان دنوں انتقال ہوا۔ ان سب حضرات کے لئے دفتر مرکزیہ میں دعائے مغفرت کی گئی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عنایت کرے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنمایان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مولانا محمد یوسف لدھیانوی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا اللہ وسایا مولانا قاضی اللہ یار خان نے اپنے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مرحومین کے پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا اور مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین

اللہ وسایا

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، حضوری باغ روڈ۔ ملتان

استقبال کیا۔ مولانا کی ولولہ انگیز تقریر کو بار روم کے معزز ممبران نے قانون دان حضرات نے بہت ہی سراہا۔ مولانا نے خطاب کے بعد بار روم میں وکلاء کے ہمراہ چائے نوش فرمائی:

اسی روز ظہر کے بعد جھنگ امام میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا صوفی اللہ وسایا، الحاج مخدوم سید غلام مرتضیٰ شاہ ایڈووکیٹ، شبیر راہی نے مولانا کے اعزاز میں عشائیہ دیا اس موقع پر مولانا اللہ وسایا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر زور دیا اور فرقہ واریت کا شکار ہونے سے افراد سے امت کو محفوظ رہنے کی تلقین کی۔

مدرسہ میں استقبالیہ

۲۷ دسمبر کو جامعہ اسلامیہ ڈیرہ غازیخان کے مہتمم مولانا عبدالستار رحمانی کی دعوت پر مولانا اللہ وسایا جامعہ اسلامیہ تشریف لے گئے۔ جہاں جامعہ اسلامیہ کے مہتمم نے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ اس موقع پر مولانا محمد اکبر، مولانا قاری شاہنواز۔ تحریک احیائے سنت کے سربراہ مولانا عبدالقادر ڈیروی جامعہ کے تمام طلباء اور معززین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے مدارس عربیہ کے استاذ و شاگرد کا باہمی رشتے کے تقدس کی اہمیت پر زور دیا۔ اور جامعہ کے رجسٹر معائنہ جات پر دستخط فرمائے بعد میں تحریک احیاء سنت کے سربراہ سے موجودہ ملکی حالات پر تبادلہ خیال کیا

استقبالیہ، پریس کانفرنس

۲۷ دسمبر ۳ بجے سہ پہر سابقہ دفتر قومی اتحاد کے وسیع و عریض بالاخانہ پر استقبالیہ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کی طرف سے اہتمام کیا گیا تھا۔ مجاہد ملت مولانا صوفی اللہ وسایا نے مہمان گرامی کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا اللہ وسایا پوری جماعت کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے گرامی قدر رفقاء، خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی جناب عبدالرحمن یعقوب باوا کے ہمراہ نصف دنیا کا سفر کر کے اعلائے کلمۃ حق کا فریضہ سرانجام دیا مولانا صوفی اللہ وسایا کے بعد مولانا اللہ وسایا نے اپنے سفر کی تفصیلی روئیداد بیان کی۔ استقبالیہ میں تقریباً تین صد معززین شہر اور تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ مولانا کے خطاب کے بعد حاضرین کی ماکولات و مشروبات سے تواضع کی گئی۔ پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔

متن پریس کانفرنس

اس وقت ملک عزیز جس اندرونی انتشار و بیرونی خلفشار کا شکار ہے۔ وہ پوری ملت کیلئے سخت افسوسناک سانحہ ہے۔

کراچی میں مسلمانوں پر جو قیامت بیت گئی ہے۔ یہ اسلامیان پاکستان کے لئے ایک سوالیہ نشان ہے۔

کراچی میں پراسرار جیپ سے فائرنگ کر کے اچانک

باقی صفحہ ۲۹ پر

لسٹر میں قادیانیت کے خلاف دس ہزار نوجوانوں کی بیعت جہاد

قادیانی سازشوں کو ناکام بنانے کا عہد۔ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

لسٹر انگلینڈ (نمائندہ ختم نبوت) تقریباً دو سال سے برطانیہ کے غیور مسلمانوں کی ذمہ داریاں کافی بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے کہ جب سے قادیانیوں کا جھوٹا مرزا طاہر پاکستان سے بھاگ کر یہاں آیا ہے اس مرتد اور زندیق گروہ نے اپنی سرگرمیوں میں تیزی لانے کی کوشش کی ہے کبھی مسلمان نوجوانوں کے ذہن خراب کرنے کے لئے سکولوں میں لٹریچر پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کبھی مسلم علاقوں میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے جلسے کرتے ہیں۔ مثلاً بریڈفورڈ میں ایک جلسہ کرنے کی کوشش کی جس کا توہین آمیز اور گستاخانہ اشتہار یوں تھا "حضرت رام صلی اللہ علیہ وسلم حضرت گوتم بدھ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ وغیرہ" یہ اشتہار جب مسلمانوں کے گھروں میں پھینکا تو اشتعال پھیل گیا بالآخر مسلمانوں نے جلسہ ناکام بنا دیا۔ قادیانی وہاں جو بھی پلان بناتے ہیں تو مسلمان باہمی اتحاد سے ان کی سازش اور پلان کو ناکام بنا دیتے ہیں۔ غیور مسلمانوں کو تازہ دم رکھنے کے لئے ختم نبوت کے عنوان پر جلسے اب وہاں کی ضرورت بن چکے ہیں گذشتہ دنوں جامع مسجد ہمبلسٹون روڈ بی سٹریٹ لسٹر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی جس میں لسٹر اور اردگرد کے علاقوں سے دس ہزار مسلمانوں نے شرکت کی مولانا قاری حسن علی کی تلاوت اور مولانا قاری عبدالجلیل صاحب مولانا شوکت صاحب حافظ محمد حنیف صاحب جناب محمد اقبال صاحب کی نعت کے بعد مولانا احمد میاں، ڈاکٹر عبدالقدوس لاثانی، مولانا شبیر احمد عثمانی، جناب بہاؤالدین صاحب جناب ابراہیم موگرا صاحب، جناب سکندر خان جناب یوسف ٹیمول صاحب۔ مولانا انیس الدین صاحب نے انگریزی میں اور مولانا عبدالغفور صاحب، جناب عبدالمنعم صاحب، حافظ محمد ابراہیم صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے مدیر اعلیٰ جناب عبدالرحمن یعقوب باوا نے اردو میں خطاب کیا۔ جناب عبدالرحمن یعقوب باوا نے مدلل انداز میں قادیانیت کا کچا چٹھا کھولا اور خوب پوسٹ مارٹم کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر علماء اور معززین کی موجودگی میں فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد کرنے کے لئے بیک وقت حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب کے ہاتھ پر دس ہزار نوجوانوں نے بیعت جہاد کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم گستاخان رسول قادیانیوں کی سازشوں کو کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جماعتی احباب کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے فون نمبرات تبدیل ہو گئے ہیں۔ جدید نمبرات درج ذیل ہیں۔

دفتر جدید فون نمبر ۴۰۹۷۸ — ۴۳۳۳۸

دفتر قدیم رہائش گاہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، فون نمبر ۷۳۳۴۱، احباب نوٹ فرمالیں۔

اللہ وسایا ———

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

فورٹ عباس میں ناپاک قادیانیوں کی لاشوں کو مسلم قبرستان سے نکالا جائے

قادیانی اپنے مُردے اپنی زمینوں میں دفن کریں یا ربوہ لے جائیں۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ امن عامہ کے تحفظ کے پیش نظر چک نمبر ۲۱۳-۹۔آر اور چک نمبر ۲۱۳-۹ طہر تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاول نگر میں مسلمانوں کے قبرستان میں حالیہ دفن کردہ قادیانی غیر مسلموں نذیر اور امداد جٹ مُردہ کے ناپاک جسموں کو باہر نکالا جائے۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے چلائی گئی کلمہ مہم کی ناکامی کے بعد اب قادیانیوں نے اپنے غیر مسلم مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرکے حالات بگاڑنے کا پروگرام بنایا ہے جس کو بروقت ناکام بنانا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ جبکہ پیشتر ازیں ساہیوال کے چک میں ایک غیر مسلم قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا تھا جس پر مسلمانوں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم کے ناپاک جسم کو فوراً باہر نکالا جائے۔ اب انہوں نے ضلع بہاول نگر کی تحصیل فورٹ عباس کے دور دراز کے گاؤں منتخب کئے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کی موثر روک تھام کی جائے۔ اور قادیانی غیر مسلم اقلیت کے لئے بھی الگ مرگھٹ بنائے جائیں یا وہ اپنے مُردے اپنی زمینوں میں دفن کریں بصورت دیگر ربوہ لیجا کر زیر زمین کردیں۔

مولانا یوسف کاراں کراچی پہنچ گئے

کراچی، کیپ ٹاؤن کے مشہور عالم دین اور دیوبند کے فارغ التحصیل اور مسلم جوڈیشل کونسل کیپ ٹاؤن کے نائب صدر مولانا یوسف کاراں ساؤتھ افریقہ سے نیروبی، لندن سے ہوتے ہوئے سعودیہ پہنچے وہاں عمرہ ادا کیا اور وہاں سے آپ کراچی پہنچے۔ دفتر ختم نبوت میں آپ کی تشریف آوری ہوئی مولانا موصوف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا معائنہ کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا مولانا موصوف دوسرے روز انڈیا کے دورہ کے لئے روانہ ہوگئے آپ سورت اور دارالعلوم دیوبند اور دیگر مدارس دینیہ کا دورہ کریں گے۔

قصبہ دھنوٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ کا قیام

لودھراں (نمائندہ ختم نبوت) دھنوٹ لودھراں شہر کے مشرق میں ایک قصبہ ہے جہاں قادیانیوں نے ان ٹرینڈ ڈسپنسر کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی جس کی اطلاع لودھراں دفتر ختم نبوت کو پہنچی تو مقامی امیر صوفی محمد علی صاحب کی ہدایت پر صوفی نور محمد بھٹہ نے دھنوٹ کا دورہ کیا۔ لوگوں کو قادیانی سازش سے آگاہ کیا۔ رکنیت سازی ہوئی مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست پیر طریقت سید عبدالقادر شاہ گیلانی مدظلہ امیر حضرت مولانا غلام علی صاحب ناظم اعلیٰ قاضی عبدالمالک فاروقی صاحب ناظم تبلیغ ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب۔ ناظم نشرواشاعت جناب عبدالستار رشید صاحب خازن علامہ قادر بخش صاحب۔ نمائندہ عمومی جناب لطیف الرحمٰن عابد صاحب۔ ریاض آباد کالونی مقامی مجلس کا دفتر عنقریب قائم کیا جائے گا۔

متحدہ عرب امارات میں مولانا وٹو کی وفات پر تعزیتی اجلاس

دبئی۔ گذشتہ روز جمعیت اہل سنت والجماعت دبئی کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا امیر محمد جان امیر جمعیت دبئی منعقد ہوا جس میں پاکستان کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد شریف وٹوؒ کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔ مولانا نے اپنے اسلاف و اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے راہ حق میں جو جہاد کیا ہے اور دین متین کی سربلندی کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں ملت اسلامیہ کیلئے وہ ہمیشہ مشعل راہ رہیں گی اور ملت اسلامیہ ان کو کبھی بھی فراموش نہیں کرسکے گی۔

متحدہ عرب امارات کے علماء کی طرف سے مولانا احسان الٰہی کے قاتلوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ

ابوظہبی (نمائندہ ختم نبوت) جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحاق خان مکی امیر جمعیت مولانا محمد نعیم نائب امیر مولانا محمد یار صدر اسلام آبادی ناظم اعلیٰ مولانا خلیل احمد ہزاروی ناظم اطلاعات اشتیاق حسین عثمانی، مولانا غلام حبیب مولانا امیر محمد جان مولانا عبدالقدوس قاری وصیف الرحمان اور مولانا محمد اسماعیل عارف نے اپنے مشترکہ بیان میں مجلس علماء پاکستان کے ممتاز رہنما خطیب اہل سنت علامہ احسان الٰہی فاروقی کے لاہور میں وحشیانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور تمام رہنماؤں نے اسے بزدلانہ اقدام قرار دیا۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ علامہ احسان الٰہی فاروقی کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے پچھلے دنوں لاہور سانحہ میں سپاہ کے تعاقب میں نوجوان کا قتل اور اسی طرح ان گنت علماء حق کا قتل عام اور ابھی حال ہی میں مدرسہ اشاعت القرآن اٹک (حضرو) دارالعلوم دلبوڑی کا انسو میں کھلی دہشت گردی جیسے واقعات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت کے دور اقتدار میں فرقہ واریت کو ہوا ملی ہے اور بعض وزراء اور سرکاری اہلکار ملک میں دانستہ طور پر فرقہ واریت کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے ہیں۔ لہٰذا جمعیت اہل سنت والجماعت کے تمام رہنما مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

صدائے ختم نبوت

کیا کراچی میں امن بحال ہو جائیگا؟ ــــ اصل مسئلے کی نشاندہی

اخبارات میں سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں، سماجی تنظیموں کے کارکنوں اور مختلف طبقہ ہائے فکر رکھنے والے افراد کی طرف سے یہ بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں کہ کراچی میں امن بحال کیا جائے ہنگامہ آرائی، توڑ پھوڑ اور آتش زنی کی وارداتوں کو ختم کیا جائے اس وقت جب کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں، ہنگامہ آرائی کا سلسلہ گو شدت سے نہیں مگر جاری ہے اور حالات بتا رہے ہیں کہ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ کیونکہ نفرتوں کی خلیج بہت زیادہ وسیع ہو چکی ہے جسے پاٹنا مشکل نظر آتا ہے ــــــــ عوام کی اشک سوئی کے لئے صوبہ سندھ کی کابینہ توڑ دی گئی اور اس کے دوسرے روز گورنر جہانداد خان بھی مستعفی ہو گئے جبکہ وزیر اعلیٰ غوث علی شاہ صاحب برقرار ہیں اور اشرف تابانی صاحب کو سندھ کا نیا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے، صدر محمد ضیاء الحق صاحب اور وزیر اعظم جونیجو صاحب شاید مطمئن ہوں گے کہ میدان مار لیا اب حالات معمول پر آجائیں گے۔ اور نئی کابینہ اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ مگر یہ ان کا محض خیال ہی ثابت ہوگا۔

دراصل حکمران کراچی کے اصل مسئلہ کو سمجھ نہیں پائے اگر سمجھ پائے ہیں تو ان کو اس کا حل نظر نہیں آتا محض وقت گزاری کے لئے ردوبدل اور تنظیمی ڈھانچہ میں اکھاڑ پچھاڑ کا ڈرامہ رچا رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ پٹھان مہاجر کا جھگڑا نہیں ہے۔ کراچی کا اصل اور بنیادی مسئلہ پڑھے لکھے ہزاروں نوجوانوں کی بے روزگاری اور غربت و افلاس کا ہے۔ جس کی طرف نہ تو سیاسی جماعتیں توجہ دے رہی ہیں اور نہ ہی حکومت ــــ یہ فطری بات ہے کہ جس کسی نوجوان نے میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس کیا ہے تو وہ سڑکوں پر روڑی کوٹنے، گڑھے کھودنے، ٹھیلہ لگانے اور اس قسم کے کاروبار کو معیوب تصور کرے گا۔ کراچی میں جہاں تعلیم عام ہے وہاں بے روزگاری بھی ہے اور یہی بے روزگاری ہے جس کی وجہ سے تعلیم یافتہ نوجوان سڑکوں پہ نکل آنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

ہمارے ملک میں "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا اصول کارفرما ہے جس کے پاس دولت ہے۔ سرکاری ملازمتیں بھی اسی کی ہیں۔ پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ شاہد ہے کہ یہاں کے جاگیردار، سرمایہ دار، صنعت کار، سیٹھ اور ساہوکار جن کے پاس دولت کی پہلے ہی کمی نہیں ہوتی وہ اپنی دولت کے بل بوتے پر اپنی اولاد اور اپنے افراد کنبہ کے لئے نفع بخش اور اچھی پوسٹ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے لئے اگر انہیں لاکھ دو لاکھ روپیہ رشوت بھی دینا پڑے تو وہ دے ڈالتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غریب لوگوں کے بچے باوجود ذہین ہونے کے ملازمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

پھر ترقی کا دور آتا ہے تو رشوت کے بل بوتے پر سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے بچے اونچی سے اونچی پوسٹ پر پہنچ جاتے ہیں۔ ہم نے نہیں دیکھا کہ کسی غریب کا تعلیم یافتہ اور ذہین بچہ تھانیدار لگا ہو۔ یا تحصیلدار بن گیا ہو۔ تھانیداری سے لیکر آئی جی تک، میجر سے لے کر جنرل تک، تحصیلدار سے لے کر چیف سیکرٹری تک جتنی بھی پوسٹیں ہیں وہ سب سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے قبضے اور کنٹرول میں ہیں۔ اور وہ دونوں ہاتھوں سے عوام کا بے دریغ استحصال کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے غریب کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ اور ان میں احساس محرومی بڑھ رہا ہے۔

اس صورت میں جو لیڈر بھی ان کے حق میں آواز اٹھائے گا۔ ان کے حقوق دلانے کی بات کرے گا تو وہ اس کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ سنہ ۷۰ء کے الیکشن میں بھٹو صاحب نے روٹی کپڑے اور مکان کا نعرہ لگایا نتیجہ یہ نکلا کہ تقریباً سب ہی سیاسی جماعتیں ہاتھ ملتی رہ گئیں اور بازی بھٹو صاحب نے جیت لی۔ آج بھی غریب اور پسے ہوئے مہاجر جن کے بچے تعلیم حاصل کرنے باوجود بے روزگار ہیں جب کوئی ان کے حقوق کی بات کرے گا ان کی مفلسی اور بے روزگاری کا رونا روئے گا تو وہ اس کے ساتھ ہوں گے۔ خواہ وہ کوئی ہو ــــ گذشتہ تین ماہ سے کراچی جن ہنگاموں کی لپیٹ میں ہے اس کی اصل بنیاد بیروزگاری ہے اور جو نوجوان سڑکوں پر ہنگامہ آرائی کرتے نظر آتے ہیں وہ یہی بے روزگار نوجوان ہیں۔ اگر حکومت نیک نیتی سے

امن قائم کرنا چاہتی ہے تو کراچی کے اس اہم ترین مسئلے کو فوراً حل کرے۔

علماء مانسہرہ کا مثالی کردار

علاقہ مانسہرہ جو ایک دور میں قادیانی سرگرمیوں کا مرکز تھا جہاں مرزائیت کا اثر و نفوذ زوروں پر تھا جنکی سرکوبی ابتداء میں مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی کرتے رہے اور اسمبلی میں بھی ان کا تعاقب کیا۔ اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد مقامی علماء کرام نے خطیب مانسہرہ مولانا عبداللہ خالد کی قیادت میں مولانا ہزاروی صاحب مرحوم کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے مرزائیوں پر ضرب کاری لگائی اور مسلسل ان کا تعاقب کئے ہوئے ہیں۔ اور علاقہ کے عام مسلمانوں اور مقامی انتظامیہ کا بھرپور تعاون ان کے ساتھ ہے خاص طور پر جناب محمد طارق خان جدون اے، سی مانسہرہ ایس، ایچ، او سٹی جناب گوہر الرحمان خان کا تعاون مثالی ہے، جبکہ قانونی امداد کے سلسلہ میں وکلاء حضرات خاص کر جناب غلام مصطفےٰ خان صاحب ایڈووکیٹ کی خدمات تو مسئلہ ختم نبوت کے لیے ہمہ وقت وقف رہیں اور رہیں گی۔ موصوف اپنے دیگر مقدمات اور ذاتی کاموں پر ہمیشہ مسئلہ ختم نبوت کو ترجیح دیتے ہوئے اس محاذ پر پیش پیش رہتے ہیں۔ مولانا محمد عبداللہ خالد اور علاقہ بھر کے تمام علماء کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ قادیانیوں کے خلاف مقامی عدالتوں میں متعدد مقدمے درج ہوئے اور ملزمان گرفتار ہوئے اور بعض کی ضمانتیں مسترد ہوئیں۔ اور قابل افسوس کردار اعجاز افضل خان ایڈووکیٹ کا ہے۔ جنہوں نے قادیانیوں کی امداد کی۔

ایک قادیانی مغالطہ اور اس کا دوٹوک جواب

روزنامہ جنگ لاہور میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور نے ایک قاری کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ

"اگر کلمہ طیبہ کسی ناپاک جگہ پر لکھا ہو جیسا کہ کافروں کے گھر ناپاک ہوتے ہیں یا بیت الخلاء سے مٹانا ضروری ہوگا۔ کافروں کی عبادت گاہیں کفر کے مرکز ہونے کی وجہ سے "بیت الخلاء" سے بھی زیادہ ناپاک ہیں۔" (ماخوذ مرزائی ترجمان "لاہور" ۲۰ دسمبر ۸۹ء صفحہ ۲)

اس عبارت پر مرزائی ترجمان نے ایک خود ساختہ مراسلہ شائع کیا ہے جس میں تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ہے علاں کا مذہب جسے اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں"۔

۱۔ اگر یہ علاں کا مذہب ہے اور اس کا اسلام سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں تو پھر اس نے الٹ عبارت یوں ہوگی کہ

کلمہ طیبہ کسی ناپاک جگہ پر لکھا جا سکتا ہے۔ کافروں کے گھر ناپاک نہیں ہوتے یا بیت الخلاء سے (کلمہ طیبہ) مٹانا ضروری نہیں۔ کافروں کی عبادت گاہیں ایمان کے مرکز ہیں بیت الخلاء کی طرح ناپاک نہیں ہیں۔" العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ اور یہ مذہب کسی مسلمان کا نہیں قادیانی کا ہو سکتا ہے بلکہ ہے۔ کوئی عیسائی کوئی یہودی اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں لکھتا آج تک اس کی کوئی ایک مثال بھی سامنے نہیں آئی ہم مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ایک گرجا ایسا دکھا دیں جہاں کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہو اور اگر لکھیں گے تو اس کا صاف مطلب یہی لیا جائے گا کہ اس گرجا والے حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور اب وہ گرجا نہیں رہا۔ عیسائی ہوتے ہوتے وہ گرجا پر کلمہ طیبہ درج کریں گے تو پھر مسلمانوں پر یہ فرض ہوگا کہ وہ گرجا سے جہاں تین خداؤں کی پوجا ہوتی ہے کلمہ توحید کو ہٹا دیں اگر وہ مزاحم ہوں تو اس گرجا کو گرا دیں کیونکہ لا الٰہ الا اللہ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور گرجا گھروں میں ایک خدا کی نہیں تین خداؤں کی پوجا ہوتی ہے۔

قادیانیوں کو اصل دکھ اپنے مرزائیوں کا ہے کیونکہ وہ مرزائیوں پر کلمہ طیبہ لکھتے ہیں اور مسلمان کلمہ طیبہ کی حفاظت کے لئے مزاحمت کرتے ہیں اس صورت میں وہ ڈھٹائی سے عیسائی گرجا گھروں اور یہودی عبادت خانوں سے دلیل پکڑنا شروع کر دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گرانے کا حکم نہیں دیا۔ یہودی ہوں یا عیسائی یہ دونوں اہل کتاب ہیں۔ جبکہ مرزائی قادیانی اہل کتاب نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔ اسلام میں اہل کتاب کے ساتھ قتال کا حکم نہیں جب تک کہ وہ خود جارحیت نہ کریں اور مسلمانوں پر لشکر کشی نہ کریں جبکہ مرتدوں کے بارے میں واضح حکم موجود ہے من ارتد فاقتلوہ۔ جو دین اسلام سے پھر جائے اسے قتل کر دو۔ جب مرتدوں کے قتل کا حکم ہے تو مرتد اگر جن پر انہوں نے مسجد کا یا کلمہ طیبہ کا لیبل لگا دیا ہو محض مسلمانوں کو دھوکہ بازی دینے کے لئے تو ان کو کیسے باقی رکھا جا سکتا ہے؟

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے کیا فرمایا ہے. میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں. حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ جب اپنے عرش پر جلوہ فرما تھا تو اللہ جل شانہٗ نے اپنے بندوں کی طرف (کرم کی) نظر فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بندو تم میری مخلوق ہو. میں تمہارا پروردگار ہوں. تمہاری روزیاں میرے قبضہ میں ہیں. تم اپنے آپ کو ایسی چیز کے اندر مشقت میں نہ ڈالو جس کا ذمہ میں نے لے رکھا ہے. اپنی روزیاں مجھ سے مانگو. اس کے بعد حضورؐ نے پھر فرمایا کہ اور بتاؤں تمہارے رب نے کیا کہا. یہ کہا کہ اے بندے تو لوگوں پر خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا. تُو لوگوں پر فراخی کر، میں تجھ پر فراخی کروں گا. تو لوگوں پر خرچ میں تنگی نہ کر، تاکہ میں تجھ پر تنگی نہ کروں. تو لوگوں سے (بچا کر) باندھ کر نہ رکھ تاکہ میں تجھ سے باندھ کر نہ رکھوں تو خزانہ جمع کر کے نہ رکھ، تاکہ میں تیرے (نہ دینے پر) جمع کر کے نہ رکھ لوں. رزق کا دروازہ سات آسمانوں کے اوپر سے کھلا ہوا ہے جو عرش سے ملا ہوا ہے، وہ نہ رات کو بند ہوتا ہے نہ دن میں. اللہ جل شانہٗ اس دروازہ سے ہر شخص پر روزی اُتارتا رہتا ہے. اس شخص کی نیت کے بقدر اس کی عطا کے بقدر، اس کے اخراجات کے بقدر اس کو عطا فرماتا ہے. جو شخص زیادہ خرچ کرتا ہے اس کے لئے زیادہ اُتارا جاتا ہے. جو کم خرچ کرتا ہے اس کے لئے کمی کر دی جاتی ہے. اور جو روک کر رکھتا ہے اس سے روک دیا جاتا ہے. اے زُبیرؓ! خود بھی کھاؤ دوسروں کو بھی کھلاؤ. اور باندھ کر نہ رکھو کہ تم پر باندھ کر رکھ دیا جائے اور شمار نہ کرو کہ تم پر بھی شمار کیا جائے. تنگی نہ کرو کہ تم پر بھی تنگی کر دی جائے مشقت میں (لوگوں کو) نہ ڈالو کہ تم پر مشقت ڈال دی جائے.

اے زُبیر، اللہ جل شانہٗ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے. اور تنگی کو ناپسند کرتا ہے. سخاوت (اللہ جل شانہٗ کے ساتھ کامل) یقین رکھنے سے ہوتی ہے. وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا. اور جو شک کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا. زبیرؓ! اللہ جل شانہٗ سخاوت کو پسند کرتا ہے چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بہادری کو پسند کرتا ہے سانپ اور بچھو ہی کے مارنے میں کیوں نہ ہو.

اے زبیر! اللہ جل شانہٗ زلزلوں (اور حوادث) کے وقت صبر کو محبوب رکھتا ہے. اور شہوتوں کے غلبہ کے وقت ایسے یقین کو پسند کرتا ہے جو سب جگہ سرایت کر جائے (اور شہوت کے پورا کرنے سے روک دے) اور (دین میں) شبہات پیدا ہونے کے وقت عقل کامل کو محبوب رکھتا ہے. اور حرام اور گندی چیزوں کے سامنے آنے پر تقویٰ کو پسند کرتا ہے. اے زبیر! بھائیوں کی تعظیم کرو اور نیک لوگوں کی عظمت بڑھاؤ اور اچھے آدمیوں کا اعزاز کرو. پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور فاسق لوگوں کے ساتھ راستہ بھی نہ چلو. جو ان چیزوں کا اہتمام کرے گا، جنت میں بغیر عذاب کے اور بغیر حساب کے داخل ہوگا یہ اللہ کی نصیحت ہے مجھ کو اور میری نصیحت ہے تم کو.

آیات کے ذیل میں نمبر ۹ پر بھی اس قصہ کی طرف مختصر اشارہ گزر چکا ہے اور اس کے متعلق کلام بھی. حضورؐ کے اس تفصیلی ارشاد کے بعد حضرت زبیرؓ کی طبیعت کا جو اندازہ ہوگا وہ ظاہر ہے ایسی حالت میں حضرت اسماءؓ کو ان کے مال میں سے بے دریغ خرچ کرنے کو اگر فرمایا ہو تو بے محل نہیں ہے. حضرت زبیرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی بھی ہیں. اگر قرابت والوں سے تعلقات قوی ہوں تو اس قسم کے تصرفات تعلقات کی قوت اور زیادتی کا سبب ہوا کرتے ہیں جن کا مشاہدہ اور تجربہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی ہوتا رہتا ہے. اس سب کے علاوہ خود حضرت زبیرؓ کی فیاضی کا کیا پوچھنا.

صاحب اصابہ نے لکھا ہے کہ اُن کے ایک ہزار غلام تھے جو اُن کو خراج ادا کرتے تھے لیکن اس میں سے ذرا سا بھی گھر میں نہ جاتا تھا یعنی سب کا سب صدقہ ہی ہوتا تھا. اسی فیاضی کا یہ ثمرہ تھا کہ انتقال کے وقت بائیس لاکھ درہم قرضہ تھا جس کا مفصل قصہ ذکر بخاری شریف میں مذکور ہے. اور قرضہ کی صورت کیا تھی، یہ کہ امانت دار بہت تھے. محتاط بہت، لوگ اپنا مال انہیں رکھواتے اور وہ یہ ارشاد فرماتے کہ امانت رکھنے کی جگہ تو میرے پاس ہے نہیں. مجھے قرض دے دو جب ضرورت ہو لے لینا. اس کو بجائے امانت کے قرض لیتے اور خرچ کر دیتے.

اور ایک حضرت زبیرؓ ہی کیا. ان سب حضرات کا ایک ہی سا حال تھا. ان حضرات کے یہاں مال رکھنے کی چیز تھی ہی نہیں، حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ ایک تھیلی میں چار سو دینار (اشرفیاں) بھر دیا اور غلام سے فرمایا کہ یہ ابوعبیدہؓ کو دے آ کہ اپنی ضرورت میں خرچ کر لیں اور غلام سے یہ بھی فرمایا کہ ان کو دینے کے بعد وہیں کسی کام میں مشغول ہو جانا تاکہ دیکھو کہ وہ ان کو کیا کرتے ہیں. وہ غلام لے گئے اور جا کر ان کی خدمت میں پیش کر دیئے. حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو بڑی دُعائیں دیں اور اپنی باندی کو بلایا اور اس کے ہاتھ سے سات فلاں کو اور پانچ فلاں کو، اتنے اس کو اتنے اس کو، اسی مجلس میں سب ختم کر دیئے. غلام نے واپس آ کر حضرت عمرؓ کو قصہ سنایا. پھر حضرت عمرؓ نے اتنی ہی مقدار ان کے ہاتھ حضرت معاذؓ کو بھیجی اور اس وقت بھی یہی کہا کہ وہاں کسی کام میں لگ جانا تاکہ یہ دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں انہوں نے بھی باندی کے ہاتھ اسی وقت فلاں گھرانے. فلاں گھر اتنے بھیجنے شروع کر دیئے. اتنے میں حضرت معاذؓ کی بیوی آ گئیں

کہ ہم بھی تو مسکین اور ضرورت مند ہیں، کچھ ہمیں بھی دے دو۔ حضرت معاذؓ نے وہ تھیلی ان کے پاس پھینک دی۔ اس میں باقی دو ہی دینار رہ گئی تھیں، باقی سب تقسیم ہو چکی تھیں۔ غلام نے آکر حضرت عمرؓ کو قصہ سنایا۔ حضرت عمرؓ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ سب بھائی بھائی ہیں یعنی سب ایک ہی نمونے کے ہیں (ترغیب)

سلطنت نبوت کا آخری تاجدار

انتظار الحق جھنڈیانوی اسلام آباد

وہ وقت انتہائی مایوسی کا تھا جب اس وسیع و عریض بھری پُری دنیا میں اتنی سی جگہ پر بھی روشنی کی ایک کرن تک موجود نہ تھی۔ چاروں طرف کفر و شرک کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ سچائی، امانت، شرافت، اخوت اور ہمدردی جیسی چیزوں کا نام تک بھی باقی نہ رہا تھا۔ ہر طرف ایک طوفان سا آیا ہوا تھا قتل و غارت، بدزبانی، بدکاری، اور ہر برا فعل ایک مشغلہ بن گیا تھا۔ والدین اپنی معصوم لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ محکوم اور غلام ہر قسم کے برے سلوک کے مستحق تھے، عزت و ناموس پاؤں تلے روندے جا رہے تھے۔

لوگوں کے دلوں میں شرم و حیا کی جگہ بے حیائی اور بے شرمی نے لے لی تھی۔ یہ زمین غلاظتوں سے بھری پڑی تھی شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک شیطان کی فرمانروائی تھی۔ اور انسان جو کہ اشرف المخلوقات تھا۔ جس کو فرشتوں نے سجدے کئے، جو مسند خلافت الٰہیہ پر بٹھایا گیا۔ شیطان کے اشاروں پر ناچ رہا تھا۔

دفعتہً گلستان عالم میں بہار آگئی۔ ہر طرف پھول ہی پھول نظر آنے لگے دنیا میں کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کافور ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا نور ہر طرف پھیل گیا۔

ع توحید کی ضیا سے منور ہوا جہاں

محکوم اور غلام ساری دنیا کے آقا بن گئے۔ غلاظتوں کے ڈھیر پر گرے ہوئے دوبارہ پاک صاف ہو کر مسند خلافت الٰہیہ پر براجمان ہوئے۔ ہر طرف سکون سا پھیل گیا کیوں کہ وہ عظیم شخصیت جس کے لئے حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے دعائیں کیں۔ عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام نے جس کی بشارتیں دیں۔ سلطنت نبوت کا آخری تاجدار، جس کی سواری سفید براق برق رفتار، امام الانبیاء۔ محبوب کبریا، فخر اولاد آدم، رحمۃ للعالمین صاحب خلق عظیم، فخر الاولین والآخرین خیر البشر حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ جو مکہ مکرمہ کی مقدس و متبرک سرزمین پر بروز پیر ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو پیدا ہوئے۔

؎ دنیا کا ذرہ ذرہ خوشی سے چمک اٹھا
جس دن ہوئی ظہور ولادت رسولؐ کی

اس روز روشن وپر نور کے طلوع ہونے سے اور اس رسول برحق، کامل العبودیت کی تشریف آوری سے عرش سے فرش تک رحمت خداوندی کا ایک نہ ٹوٹنے والا سلسلہ شروع ہوا۔ اللہ اور اس کے بندے کا رابطہ قائم ہو گیا۔

آپؐ لاعلاج دنیا کے لئے آب حیات بن کر آئے، آپؐ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دستک سے نیکی اور بھلائی کے دروازے کھول دیئے۔ آپؐ نے فانی دنیا کے باشندوں کو لافانی اور پرمسرت دنیا کا راستہ دکھایا۔

آپؐ واقعی دونوں جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔

؎ رحمت عالم کی صورت میں ہوا تیرا ظہور
ساری دنیا پر خدائے پاک کا احساں تو

آپ کی حیات طیبہ ہمارے سامنے روز روشن کی طرح ہے جو لوگ غلاموں، مسکینوں اور بیواؤں کے لئے ہوا تھے۔ آپؐ نے اُن کو ہی ان کا محافظ بنا دیا۔ جو لوگ گمراہی کرتے تھے۔ اُن کو امام عالم بنا دیا۔

؎ تیری فیاضی نے ذروں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چرواہے زمانے کے امام

اسلام کے لئے آپؐ کی کامیابیوں کو روکنے کے لئے دشمنوں نے ہر حربہ استعمال کیا۔ آپؐ پر سختیوں کے پہاڑ توڑے۔ آپؐ پر غلاظتیں پھینکیں۔ آپؐ کے راستے پر کانٹے بچھائے۔ مگر آپ اخلاق، نرم خوئی، حکمت اور صبر و تحمل کا نمونہ تھے۔

ع تو ہے والیٔ ملک صبر و قناعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک عمل ہماری زندگی کے لئے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کا سچا اور پکا پیروکار بنائے۔

؎ جب تک جہاں میں شمس و قمر کا نظام ہو
محبوب کبریا پہ درود و سلام ہو

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ صاحب کشف و کرامت بزرگ صوبہ بہار سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا زیادہ وقت وظائف عبادت و مجاہدات میں گزرتا تھا انہوں نے متعدد بار ذکر کیا کہ میں عالم رؤیا میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فخر موجودات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں پیش ہوا۔ نہایت ادب و احترام سے صلوٰۃ و سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

محمد علی تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو، اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں۔ تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کی تردید کرو۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس مبارک خواب کے بعد نماز فرض تہجد اور درود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دیئے دن رات ختم نبوت کے کام میں منہمک ہو گیا۔ (روئیداد مجلس ص۳ ۱۹۸۲ء)

اسی دوران یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ مراقبہ میں مولانا کو القاء ہوا کہ یہ گمراہی (قادیانیت) تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو ساکت ہے اگر قیامت کے دن باز پرس ہوئی تو کیا جواب ہوگا۔ (سیرت مولانا سید محمد علی مونگیری ص۲۹۶)

روحانی انقلاب کے آٹھ موتی یا آٹھ مسئلے

حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے استاذ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپ کو مجھ سے پڑھتے ہوئے کتنے سال ہوئے؟ شاگرد نے جواب دیا (۳۳) سال، استاذ نے پوچھا اس عرصہ میں آپ نے مجھ سے کیا حاصل کیا؟ شاگرد نے کہا صرف آٹھ مسئلے۔ استاذ نے تعجباً پوچھا اس دراز عرصہ میں صرف آٹھ ہی مسئلے آپ نے سیکھے ہیں؟ شاگرد نے کہا، میں جھوٹ نہیں کہتا صرف آٹھ ہی مسئلے سیکھے ہیں! اچھا بیان کرو کہ وہ کون سے آٹھ مسئلے ہیں۔ شاگرد نے کہا۔

مسئلہ نمبر ۱: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ہر انسان کا ایک محبوب ہوتا ہے اور اس کا محبوب اس کے مرنے کے بعد زیادہ سے زیادہ قبر تک جاتا ہے۔ جب اس کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کا محبوب واپس ہو جاتا ہے وہ تن تنہا قبر میں رہ جاتا ہے تو میں نے اپنا محبوب نیکیوں کو بنایا ہے تاکہ میرا محبوب میرے ساتھ رہے اور مجھ سے الگ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲: یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول حق پر غور کیا "واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنة هي المأوىٰ" تو میں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کا قول حق ہے تو میں نے کوشش کی اور نفس کو اطاعت پر آمادہ کیا اور برائیوں سے روکا۔

مسئلہ نمبر ۳: یہ ہے کہ میں نے مخلوق کی حالت پر نظر ڈالی تو دیکھا جس شخص کے پاس کوئی قیمتی اور عمدہ چیز ہوتی ہے تو اس کو محفوظ رکھتا ہے تاکہ ضائع نہ ہو تو میں نے اللہ کے اس قول کو سوچا ما عندكم ينفد وما عند الله باق۔ جو چیز تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والی ہے تو میرے پاس جو عمدہ چیز آئی میں نے اللہ کے نام پر دی تاکہ باقی رہے اور میرے کام آئے۔

مسئلہ نمبر ۴: میں نے مخلوق کو دیکھا کہ ہر انسان اپنے مال اور شرف وحسب کی طرف رجوع کرتا ہے تاکہ میں معزز بن جاؤں تو میں نے دنیا کی چیزوں کو ہیچ سمجھا اور اس قول اللہ کو غور سے پڑھا ان اكرمكم عند الله اتقكم۔ اللہ کے نزدیک معزز وہ ہے جو متقی ہو تو میں نے تقویٰ کو اختیار کیا تاکہ اللہ کے نزدیک معزز بن جاؤں۔

مسئلہ نمبر ۵: میں نے مخلوق کے رویہ کو غور سے ملاحظہ کیا تو دیکھا ایک دوسرے پر لعن طعن کرتے ہیں تو جب غور کیا تو سب کی جڑ صرف حسد ہے پھر اللہ تعالیٰ کے اسی قول کو سوچا "نحن

عبدالوحید قاسمی اسلام آباد

قسمنا بينهم معيشتهم في الحيوٰة الدنيا" ہم نے تقسیم کیا ہے دنیاوی زندگی کی معیشت کو تو میں نے حسد چھوڑا اور خدا کی تقسیم پر راضی ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۶: میں نے مخلوق کے معاملہ پر غور کیا تو ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں اور قتل کرتے ہیں تو اللہ کے اس قول پر غور کیا۔ ان الشيطن لكم عدو فاتخذوه عدوا۔ تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو دشمن سمجھو تو میں نے مخلوق خدا میں سے صرف شیطان کو دشمن سمجھا۔

مسئلہ نمبر ۷: میں نے مخلوق کے معاملہ پر غور کیا تو روٹی حاصل کرنے میں ہر انسان اس قدر سعی کرتا ہے کہ حلال حرام عزت ذلت تک کے سوال کا خیال چھوڑ دیتا ہے تو میں نے اللہ کے اسی قول کو سوچا۔ وما من دابة في الارض الا على الله رزقها کوئی دابہ یعنی کوئی جانور زمین میں چلنے والا جاندار مراد ہے کہ اس کا رزق میرے ذمہ ہے تو میں نے کہا کہ میں بھی ایک جاندار ہوں ان جانداروں میں شامل ہوں جس کا رزق اللہ نے ذمہ لیا ہے تو میں نے رزق کی سعی چھوڑ دی اور اسی کام میں کوشش کی جو اللہ کا مجھ پر ہے اور جس کی ذمہ داری اللہ کے ذمہ ہے وہ ضرور

صاحبزادہ محی الدین گولڑویؒ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

بابوجی سیاسی انسان بالکل ہی نہ تھے۔ ان کا وجود ایک دینی تحریک تھا۔ وہ نگاہ کرتے اور انسان اپنے اندر ایک انقلاب محسوس کرتا۔ وہ بات چیت کے انسان نہ تھے۔ ان کا ختم نبوت کے مسئلہ سے موروثی تعلق تھا اس غرض سے شخصاً کسی تحریک تنظیم یا موتمر میں شامل نہ ہوتے، لیکن سفر وحضر میں دعاگو رہتے، ۱۹۵۳ء کی تحریک میں علماء وصلحاء کی یکجہتی کے لئے لاہور میں مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا تو آپ پہلی دفعہ مدعوین کی زبردست خواہش پر تشریف لائے۔ آپ کا فقید المثال استقبال کیا گیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ آپ سے کچھ دیر بعد تشریف لائے اور اگلی صف کی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ کسی نے کہا شاہ جی! وہ اُدھر دیکھئے حضرت صاحبزادہ محی الدین شاہ گولڑہ شریف فروکش ہیں۔ شاہ صاحب نے پلٹ کر دیکھا فوراً آگے بڑھے۔ آپ کے گھٹنوں کو ہاتھ لگایا۔ کہنے لگے حضرت آپ آ گئے، بحمداللہ! ہماری نصرت قریب ہو گئی ہے۔ میرے سامنے اعلیٰ حضرتؒ ہیں۔ ہم تو انہی کا مشن لے کر چل رہے ہیں۔ شاہ جی نے دعا کرائی۔ بابوجی نے دعا کی بابوجی ہی کا فیضان تھا کہ مسلمانوں کے مختلف مکاتیب فکر جو بعض فروعی مسائل کے باعث کبھی اکٹھا نہ ہوتے تھے، اس تحریک میں اکٹھے ہو کر قادیانیت سے ٹکرا گئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اس تحریک میں دیوبندی، بریلوی، حنفی، اہلحدیث اور شیعہ ایک ہو کر قادیانیت کے خلاف متحد العمل ہوئے

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء)

مجھے مل گئی۔

مسئلہ نمبر ۸: میں نے مخلوق کے معاملہ میں غور کیا کوئی تو جاگیر، کوئی کارخانے کوئی کاشت کاری کوئی ہنر مندیہ پر نازاں و مغرور اور اعتماد کرتا تھا غور سے پتہ چلا کہ عجیب ہے کہ مخلوق اپنی جیسی مخلوق پر اعتماد کرتی ہے پس میں نے اللہ کے اس قول کو سوچا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے اور اعتماد کرتا ہے وہ اسی کے لئے کافی ہے تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا وہ ہی میرے لئے کافی ہے۔

اُستاد نے سُن کر کہا خوب: خُدا کی قسم میں نے تورات انجیل فرقان میں غور کیا تمام کا۔

خُلاصہ ان ہی آٹھ باتوں میں آٹھ مسئلوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ اسی دور میں بھی ہم کو اسی پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(خادم علماء حق عبدالوحید قاسمی خطیب اسلام آباد)

راست گوئی اور صداقت شعاری

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

راست گوئی اور ہمیشہ سچ بولنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے شامل ہے اور ایک مومن کی صفت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سچ بولتا ہے اور جھوٹ اور دروغ گوئی سے اجتناب کرتا ہے۔

قرآن کریم نے راست گوئی کا حکم دیا ہے اور سچ بولنے والوں کی تعریف بیان کی ہے اور جس سے مقصد ایمان والوں کو ترغیب دینا ہے کہ وہ بھی سچے اور راست گو بن جائیں ارشاد خداوندی ہے

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما (الاحزاب)

بلاشبہ احکام اسلامی کی تعمیل کرنے والے مرد اور احکام اسلامی کو بجالانے والی عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑی مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

اس آیت میں راست بازی اور سچائی کے ساتھ بہت سی دوسری صفات حمیدہ بیان فرما کر ان پر مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا گیا ہے نیز یہ بھی بتا دیا کہ ان صفات حمیدہ میں مرد اور عورت کا کوئی فرق نہیں مومن مرد ہو یا مومن عورت جو بھی راست بازی اور ان مذکورہ صفات کو اپنائے گا اس کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

راست باز بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان راست بازوں کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے اور سچے لوگوں کے ساتھ دوستی رکھے اس تعلق سے اس میں بھی راست بازی کی صفت پیدا ہوگی کیونکہ یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ اچھوں کی دوستی اور صحبت سے انسان اچھا بنتا ہے اور بروں کی مجلس سے برا بنتا ہے اور یہ کہ انسان اپنے دوست سے پہچانا جاتا ہے اس لئے اسے چاہیئے کہ دوستی اور تعلق جوڑنے سے پہلے یہ دیکھ لے کہ وہ کس شخص سے دوستی اور تعلق جوڑ رہا ہے

قرآن کریم نے سورت توبہ میں تین راست باز ایمان والوں کا ذکر فرمایا ہے جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی عذر شرعی کے پیچھے رہ گئے تھے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان تینوں نے سچی بات بتائی اور اپنے قصور کا اعتراف کیا جب کہ منافقین نے جھوٹ کا اور جھوٹے عذر پیش کر کے ظاہر میں جان بچالی لیکن اپنی آخرت خراب کرلی جب کہ ان تین راست بازوں پر چند روزہ آزمائش کے ضرور آئے لیکن ان کی راست بازی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کردیا اور ان سے اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا اور ایمان والوں کے سامنے ان کو بطور نمونے اور مثال کے پیش فرمایا اور ان کے ساتھ تعلق اور دوستی کا حکم دیا ارشاد خداوندی ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (التوبہ ۱۱۹) اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے۔

سچائی اور راست بازی جب مومن کی صفت بن جاتی ہے تو اس سے دوسری نیکیوں اور کار خیر کے دروازے کھلتے ہیں اور نیک کاموں کا انجام جنت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتا ہے۔

جب کہ اس کے بالمقابل دروغ گوئی اور جھوٹ کی صفت سے برائیوں کے دروازے کھلتے ہیں اور برائیوں کا انجام جہنم کی آگ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ، وان الرجل لیصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقاً وان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار، وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (متفق علیہ)

بیشک سچائی نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک نیکیاں جنت کی طرف لے جاتی ہیں اور جب کوئی شخص برابر سچ بولتا رہتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ اور دروغ گوئی انسان کو برائیوں تک لے جاتی ہے۔ اور برائیاں جہنم کی آگ تک پہنچا دیتی ہیں اور ایک شخص جب جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اللہ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے

اس لئے ایک مومن کا فرض ہے کہ ہمیشہ سچ بولے اور راست گوئی کی عادت ڈالے اور جھوٹ اور دروغ گوئی سے بچتا رہے اگرچہ جھوٹ بولنے والوں میں اسے دنیا کا کچھ فائدہ بھی نظر آتا ہو۔ راست گوئی اور سچائی کے مقابل جھوٹ اور دروغ گوئی بہت بری صفت ہے اور کبائر میں شمار ہوتی ہے۔ نبی کریمؐ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میں تمہیں بہت بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں تو آپ نے فرمایا الاشراک باللّٰہ وعقوق الوالدین اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا اور والدین کی نافرمانی نہ کرنا جب آپ نے یہ بات فرمائی اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے اس کے بعد آپ سیدھے بیٹھ گئے اور بار بار یہ جملہ دھراتے رہے۔ وقول الزور وشھادۃ الزور فرمایا غور سے سن لو اور بڑے گناہ میں سے ہے جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا (متفق علیہ) اور ایک روایت میں جھوٹ کو نفاق کی صفت قرار دیا گیا ہے سچائی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ سچا انسان ہمیشہ مطمئن رہتا ہے اور جھوٹا پریشانی میں مبتلا رہتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان الصدق طمانینۃ، والکذب ریبۃ (الترمذی) بلکہ سچائی اطمینان اور سکون کا ذریعہ ہے اور جھوٹ اور دروغ گوئی شک اور تذبذب پیدا کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو راست گوئی کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق

شبیر احمد دریا خان ضلع بھکر

ھشام بن عبدالملک نے طاؤس یمانی کو بلایا جب وہ آئے تو ہشام کا نام لیکر سلام کیا امیرالمؤمنین نہیں کہا جو مسلمان خلفاء کا لقب تھا ہشام نے سبب پوچھا تو کہا کہ قوم تیری حکومت سے راضی نہیں اس لئے تجھے انکا امیر کہنا جھوٹ ہے۔ ہشام نے کہا کوئی نصیحت کیجئے۔ فرمایا خدا سے ڈر کیونکہ تیرے ظلم سے زمین بھر گئی ہے۔ مالک بن دینار بصرہ کی جامع مسجد میں اعلان کرتے ہیں ان ظالم بادشاہوں کو اللہ نے اپنے بندوں کا چرواہا بنایا تھا تاکہ ان کی رکھوالی کریں لیکن انہوں نے بکریوں کا گوشت کھا لیا اور بالوں کا کپڑا بن کر پہن لیا۔ صرف ہڈیاں چھوڑ دیں سلیمان بن عبدالملک جیسے ہیبت ناک خلیفے سے ابو حازم کہتے ہیں۔

"تیرے باپ دادا نے تلوار کے زور سے لوگوں کو مقہور کیا اور قوم کی رائے اور انتخاب کے بغیر مالک بن بیٹھے سلیمان نے کہا اب کیا کیا جائے۔ جواب دیا کہ جن کا حق ہے ان کو واپس لوٹا دیا جائے؟"

سلیمان نے کہا میرے لئے دعا کیجئے فرمایا خدایا سلیمان حق پر چلے تو اسے مہلت دے لیکن اگر ظلم سے باز نہ آئے تو پھر تو ہے اور اسکی گردن سعید بن مسیب بہت بڑے تابعی ہیں وہ علانیہ برسر بازار حکام کے ظلم وجور کا اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں کتوں کا پیٹ بھرتے ہو لیکن انسانوں کو تم سے امان نہیں۔ منصور عباسی کے خوف سے گھر بیٹھے ہوئے لوگ کانپا کرتے تھے سفیان ثوری سے ایک بار اس نے کہا مجھ سے اپنی کوئی حاجت بیان کیجئے جواب دیا۔

"خدا سے ڈر زمین ظلم وجور سے بھر گئی ہے"

مشہور خلیفہ عباسی ہارون الرشید تخت نشین ہوا جس نے فرانس کے سلاطین کو ایک گھڑی بطور تحفہ بھیجی تھی۔ اور قیصر روم کو بقول گبن (اے کتے کے بچے کے لقب سے خط لکھا تھا) تو اس نے انہی سفیان ثوری کو اشتیاق ملاقات کا خط لکھا خط میں لکھا تھا کہ میں نے تخت نشینی کی خوشی میں بے شمار مال ودولت لوگوں میں تقسیم کیا ہے تم بھی مجھ سے آ کر ملو۔ سفیان ثوری کوفہ کی مسجد میں ایک بڑے مجمع کے اندر بیٹھے تھے کہ خط پہنچا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا جس چیز کو ایک ظالم کے ہاتھ نے چھوا ہو میں اسے چھونا نہیں چاہتا جب پڑھ کر سنایا گیا تو اس کی پشت پر جواب لکھوا دیا کہ خدا کے مغرور بندے ہارون کو جس کا ذوق ایمان سلب ہو چکا ہے معلوم ہو تو نے قوم کا مال بلا کسی حق کے اپنی تخت نشینی پر لٹا دیا۔ اور اس کا حال لکھ کر اپنے گناہ پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو گواہ بنا لیا پس ہم سب اللہ کے آگے اس کی گواہی دیں گے۔ کہ اے ہارون تو نے انصاف وحق سے کنارہ کیا تو نے پسند کیا کہ ظالم بنے اور ظالموں کی سرداری پائے تیرے حاکم بندگان خدا کو ظلم وجور سے پامال کر رہے ہیں اور تو تخت شاہی پر عیش وعشرت کی زندگی گزار رہا ہے ہارون نے جب یہ خط پڑھا تو بے اختیار رونے لگا اور کہا کہ یہ خط ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ منصور عباسی کا ایک دفعہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا آواز آئی کہ کوئی شخص دعا مانگ رہا ہے خدایا تیرے آگے فریاد کرتا ہوں ظلم غالب آ گیا ہے اور حق اور حقداروں کے درمیان روک بن گیا ہے

ہا دینے اس شخص کو بلا کر پوچھا وہ کون ہے جس کا ظلم روک بن گیا ہے کہا تیرا وجود اور تیری حکومت، حجاج بن یوسف کا ظلم تاریخ اسلام میں مشہور واقعہ ہے لیکن اس کی بے پناہ تلوار بھی لوگوں کی حق گوئی پر غالب نہ آسکی حطیط جب گرفتار ہوکر آیا تو پوچھا

اب میرے لئے کیا کہتے ہو۔ تو خدا کی زمین پر اس کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ پوچھا۔ خلیفہ کے لئے کیا کہتے ہو کہا کہ اس کا جرم تجھ سے کئی زیادہ ہے تیرا ظلم تو اس کے بے شمار ظلموں میں سے ایک ظلم ہے۔ مامون الرشید کے عہد میں ایسے مسلمان موجود تھے جو پکار پکار کر برسر دربار کہتے۔

"اے ظالم، میں ظالم ہوں اگر تجھے ظالم کہہ کر نہ پکاروں"

کلورکوٹ شہر ضلع بھکر میں
ہفت روزہ ختم نبوت
مدرسہ جامعہ عربیہ حمیدیہ سے
حاصل کریں

آپ کے مسائل

تصاویر ایک معاشرتی ناسور اور قومی اصلاح کا نو نکاتی انقلابی پروگرام

سائل عبدالواحد بیگ ــــــ ملتان

س: تصاویر کی حرمت کے سلسلہ میں صحیح احادیث آج کے دور میں کیسے منطبق ہو سکتی ہیں. فرامین نبویہ پر عمل کیوں متروک یا منسوخ ہو کر رہ گیا ہے؟ کیا یہ غلط ہے کہ تصویر زنانہ یا مردانہ شناختی کارڈ پر ہو۔ ویزا یا پاسپورٹ وغیرہ پر سب شرعاً حرام ہے لیکن بین الاقوامی قوانین کی رو سے فتنہ تصویر سے بچنا مشکل ہو گیا ہے بضرورت وقت یا ہنگامی اضطراری صورت میں یہ لقمہ حرام نگلنا ہی پڑتا ہے۔ صنعتی اداروں، سکول کالج اور دینی اداروں کے طلباء کے لئے بہرحال تصویر خوانی اور شناختی کارڈ وغیرہ کی اہمیت و ضرورت بڑھ رہی ہے۔ مصوروں اور فوٹوگرافروں کی بھیڑ، رنگین عکاسی کے شاہکار خصوصاً نوجوان خوبصورت لڑکیوں اور کارکن خواتین کی تصاویر روزانہ اخبارات کی زینت بن چکے ہیں۔ فلمی صنعت کے مراکز، سینما ٹیلیویژن، وی سی آر، وڈیو بلیو پرنٹ وغیرہ خرافات کی بھرمار الگ ہے۔ گویا کہ پاک نظریاتی قوم کو مکمل طور پر ناپاک بنانے کی منصوبہ بندی تدریجاً کارفرما ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بیرون ملک سیاحت، تفریح، ملازمت، تجارت یا مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے تصویر بنائے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اب تو شرفاء کی بہو بیٹیوں کو دور درشن کی دیکھا بھالی نقالی خصوصاً طالبات و معلمات کا ذوق نظارہ حسن بھی پھیلنے لگا ہے اور مسلمان عوام کے دلوں سے احساس حرمت اور گناہ سے نفرت بھی ختم ہو رہی ہے۔ تقسیم ملک کے ابتدائی دور میں ملکی کرنسی اور پاکستانی سکے صرف چاند تارا کے قومی نشان سے مزین تھے نہ جانے بعد میں آنے والے حکمرانوں کو کیا سوجھی کہ شریعت مطہرہ کے واضح احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے، شجر ممنوعہ کے شوق میں مبتلا ہو گئے۔ بعض علماء بھی تصاویر کی حرمت کو نظر انداز کرتے ہوئے اخبارات میں تصاویر کی اشاعت باعث فخر سمجھتے ہیں۔ کوئی چھوٹا بڑا جلسہ تقریب یا انٹرویو پریس فوٹوگرافروں کے بغیر سجتا ہی نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الحمدللہ ہمارے وزیراعظم کے خاندان اور کنبہ کے لوگ بھی اخباری فوٹوگرافروں کی فرمائش پر تصویر بنوانے سے انکار کر چکے ہیں لیکن عوامی سطح پر تصاویر کی حرمت پامال ہو رہی ہے کیا گمراہی کے اس طوفانی سیلاب کی روک تھام اجتماعی یا انفرادی طور پر ہو سکتی ہے؟

ج: ایک "فتنہ تصویر" بلا مبالغہ سینکڑوں فتنے منہ کھولے کھڑے ہیں، اور قوم کو نگل جانے کی تاک میں ہیں۔ جہاں تک بین الاقوامی قوانین کی مجبوری کی وجہ سے تصویر بنانا ناگزیر ہو وہاں تک تو ہم معذور قرار دیئے جا سکتے ہیں اور یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس پر مؤاخذہ نہ ہو، لیکن ہمارے یہاں تو تصویر کے فتنہ نے وہ قیامت برپا کی ہے کہ الامان والحفیظ۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کی حرمت و قباحت ہی دلوں سے نکل گئی ہے۔ اور نعوذ باللہ اس کو تقدس و احترام کا درجہ حاصل ہے کرنسی نوٹ پر قائد اعظم کی تصویر کا آپ نے ذکر فرمایا، اس سے بڑھ کر یہ کہ تمام سرکاری دفتروں اور اداروں میں قائد اعظم علامہ اقبال اور دیگر اکابر کی تصاویر آویزاں کرنا گویا قومی فرض سمجھ لیا گیا ہے۔ حد یہ کہ "شرعی عدالت" جج صاحبان اور وکلاء و علماء قرآن وسنت پر مکمل آزادانہ فرما رہے ہیں۔ جبکہ جج صاحبان کے سر پر تصویر آویزاں ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ گزشتہ سالوں میں ہماری شرعی عدالت نے فیصلہ صادر فرمایا کہ تصویر حلال ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

ع "قیاس کن زگلستان بہار مرا"

رہا آپ کا یہ سوال کہ کیا گمراہی کے اس طوفانی سیلاب کی روک تھام ہو سکتی ہے؟ جواباً عرض ہے کہ بلاشبہ ہو سکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہم یہ عہد کر لیں کہ ہمیں مسلمان بن کر جینا ہے۔ اور بارگاہ الٰہی میں اپنی گناہ آلود زندگی سے توبہ کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ جب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے پہلی بار "اسلامی نظریاتی کونسل" تشکیل دی تھی اور اس میں حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کو بھی نامزد کیا گیا تھا اس وقت حضرت بنوریؒ نے جنرل صاحب کے سامنے تجویز پیش کی تھی کہ "یوم توبہ" منایا جائے۔ اور پوری قوم اپنے تمام گناہوں سے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرے۔ چنانچہ "یوم توبہ" کا اعلان ہوا۔ مگر کیفیت یہ تھی کہ:

؎ سبحہ برکف، توبہ برلب، دل پُر از ذوقِ گناہ
معصیت را خندہ می آید بریں استغفار ما

"یوم توبہ" تو منایا گیا لیکن کسی نے ایک گناہ کے چھوڑنے کا عزم اور آئندہ اس سے باز رہنے کا عہد نہیں کیا۔ معصیت کے طوفان بلاخیز کے سامنے بند باندھنے کے لئے انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے۔ مگر انقلاب آج کے معروف معنوں میں نہیں، بلکہ شر سے خیر کی طرف انقلاب، بدی سے نیکی کی طرف انقلاب، معصیت سے طاعت

باقی صفحہ ۲۵ پر

ڈلیوالہ ضلع بھکر میں
ہفت روزہ ختم نبوت
عبدالمجید، ساجد جنرل سٹور
مُسلم بازار سے حاصل کریں

بزم ختم نبوت

میں نے رسالہ پڑھ کر شیزان پینا چھوڑ دی

محمد ارشد اعوان مراد پور جمیار خان

میں ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ کا مطالعہ کرتا ہوں دل بہت خوش ہوتا ہے پہلے میں شیزان کی بوتل پسند کرتا تھا اور دوسری بوتلوں پر ترجیح دیتا تھا۔ آپ کے رسالہ سے معلوم ہوا کہ شیزان فیکٹری کے مالک مرزائی ہے اس دن سے یہ بوتل میں نے پینا چھوڑ دی ہے اپنے گھر والوں دوستوں اور احباب سب کو میں نے آگاہ کر دیا ہے کہ شیزان فیکٹری قادیانیوں کی ہے دوسری بات یہ کہ اس سے پہلے میں ڈائجسٹوں اور دنیاوی رسالوں کا مطالعہ کرتا تھا۔ جب سے اس رسالہ پر نظر پڑی تو میں نے سب کے سب رسالوں کو ترک کر دیا ہے اور اس ختم نبوت رسالہ کے مطالعہ میں لگا رہتا ہوں۔

رامے صاحب کا حشر

دین محمد فریدی نظامیہ میڈیکل سٹور ڈلے والہ بھکر

پرچہ ختم نبوت ملا۔ رامے صاحب کا جو حشر ۲ نومبر کو جناح ہال لاہور میں عقیدہ ختم نبوت سے سرشار نوجوانوں نے کیا۔ میں ان کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ حقیقت میں رامے جیسے ختم نبوت کے غداروں اور مرزائی ایجنٹوں کا حشر یہی ہونا چاہیئے۔ رامے صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر طبقہ کے علماء مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور کفر پر متحد ہیں۔ اور خود قائد اعظم نے بھی راجہ صاحب محمود آبادی کو انکی غداری سے ۱۹۴۶ء میں ان کی کراچی آمد پر آگاہ کر دیا تھا۔ علامہ اقبال سے لے کر آج تک کا ہر مسلمان دنیاوی تعلیم یافتہ طبقہ پر ان کی اسلام دشمنی ظاہر ہو چکی ہے۔ تم کہاں پھر رہے ہو جلد از جلد قوم سے معافی مانگ کر مسلمانوں کی متحدہ صف میں شامل ہو جاؤ۔ خدا تمہیں اس واقعہ کے بعد توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

رسالے نے حقیقت کھول دی

★ —— حافظ حسین احمد اوچ ضلع دیر سوات

رسالہ ختم نبوت فدایان ختم الرسل فداہ آبائنا وامہاتنا کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کا سرور ہے یقین کیجئے! قادیانیت کے متعلق ہمیں صرف اتنا ہی معلوم تھا کہ یہ لوگ ختم نبوت کا انکاری ہے۔ اور دجال مرزا قادیانی کو نبی مانتا ہے۔ ان کے باقی عقائد عام مسلمانوں کی طرح ہوں گے استغفر اللہ۔ لیکن محبوب رسالہ ختم نبوت کے مطالعہ سے حقیقت کھل کر یہ ایک سازشی، سامراجی اور شیطانی جماعت ہے جو مختلف طریقوں سے مسلمانوں کے ایمان اور عقائد پر ڈاکہ ڈالتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک کی کلیدی آسامیوں پر تاحال قادیانی فائز ہیں۔ جو کہ ہمارے قومی غیرت کے لئے کھلا چیلنج ہے

دارالعلوم بڑودہ بھارت سے ایک مکتوب

دارالعلوم بڑودہ کے نام آپ کا رسالہ ... "ختم نبوت" پابندی کے ساتھ دستیاب ہو رہا ہے فجزاکم اللہ خیرا۔ اس دور پرفتن میں فرق باطلہ کے مقابلہ میں جمے رہنا اور بغیر لومۃ لائم کی فکر کئے سربکف ہو کر اعلاء حق کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پوری ہمت و صلاحیتوں کے ساتھ باحسن طریقہ کارفرما ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور صفحۂ ہستی سے باطل قوتوں کا قلع قمع فرمائے۔ اور آپ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

سلام مسنون قبول فرمائیں۔

بحکم مہتمم مولانا ولی عیسیٰ صاحب

اللہ دارین کی سعادت عطا فرمائے

محمد شفیع عمرالدین ، میر پور

یہ خوشی ہوئی کہ رسالہ ختم نبوت تمام دینی پرچوں سے زیادہ چھپتا ہے۔ اور پوری دنیا میں جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دینی خدمت کو دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔ اور صراط مستقیم سے دور انسانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ اور اہل ایمان قارئین کے ایمان میں مزید تقویت عطا فرمائے۔ آمین۔

رسالہ پسند آیا

زبیر احمد ، نیو چمن کالونی کراچی

رسالہ ختم نبوت بہت پسند آیا ہر ہفتے پابندی کے ساتھ مطالعہ کر رہا ہوں اس میں جو مضامین قادیانی کے بارے میں شائع کرتے ہیں۔ واقعی درست ہے۔ اللہ پاک آپ حضرات کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین

رسالہ گلی گلی پہنچے گا!!

عبدالمجید ساجد جنرل سٹور، ڈلیوالہ بھکر

اس دفعہ پرچہ ۲۰ کاپی پہنچی بڑی خوشی ہوئی امید ہے اور بھی اضافہ ہوگا انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ یہ رسالہ گلی گلی کوچے کوچے پہنچے گا۔

ڈاکٹر جاوید اقبال کا غلط بیان

محمد ندیم طاہر —— رحیم یار خان

میں ختم نبوت کا پرانا قاری ہوں آج پہلی مرتبہ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں آپ نے اس نفسانفسی کے دور میں رسالہ جاری کر کے اور مرتدوں کے خلاف آپ نے جو جہاد جاری کر رکھا ہے۔ یہ آپ کا امت پر بہت بڑا احسان ہے ہم سب اس کو فراموش نہیں کر سکتے۔ میں آپ کا دھیان نوائے وقت کی ۲۸ دسمبر کی اس خبر پر دلانا چاہتا ہوں۔ جس میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال شاعر مشرق کے لڑکے چیف جسٹس سپریم کورٹ ڈاکٹر جاوید اقبال جس پر علامہ اقبال نے کتاب "جاوید نامہ" لکھی ہے نے بیان دیا ہے کہ (نعوذ باللہ) ہاتھ کاٹنا اور سنگسار کرنا جابرانہ سزائیں ہیں۔ مجھے یہ خبر پڑھ کر بہت دکھ ہوا ہے۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس کی پرزور مذمت کریں۔

بہت ہی خوشی ہوئی

عبدالکریم بھٹی ، خانپور رحیم یار خان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کا شمارہ کسی آدمی کے ہاتھ پڑھنے کو ملا ہے۔ پڑھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ہے کیونکہ ایک انجان آدمی اس قسم کے شر گروہ سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے جو نبی آخر الزمان سید المرسلین تاجدار حرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ذات پر ایمان نہیں رکھتے خداوند تعالیٰ ان جہنمیوں کو غرق کرے۔ آمین۔ اور ہم محبان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور زیادہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مالا مال کرے۔ آمین

"محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے"

اللہ تعالیٰ اہل سنت والجماعت کو پیغمبر حقؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین بحرمت سید المرسلین۔

دُعائے صحت کی اپیل

ختم نبوت کے مرد مجاہد اور امروٹ شریف کے گدی نشین پیر طریقت حضرت العلامہ مولانا سید محمد شاہ امروٹی صاحب مدظلہ کافی عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ وہ اس وقت سول ہسپتال سکھر میں زیر علاج ہیں۔ اس لئے ختم نبوت کے مجاہدین اور تمام مسلمانوں سے التجا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے لئے خصوصی دُعائے صحت فرمائیں۔

محمد یعقوب انور کھوسہ ، ازکندھ کوٹ سندھ

پڑھنا شروع کروں تو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا

ہارون ملیح اللہ اعوان خطیب آدم جی نگر کراچی

بحمد اللہ ختم نبوت انٹرنیشنل تسلسل سے زیر مطالعہ ہے۔ ماشاءاللہ کوئی بھی مضمون پڑھنا شروع کروں چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا مجھے تو جب بھی ختم نبوت موصول ہوتا ہے پہلے ہی روز سارا پڑھ کر ختم لیتا ہوں اور پھر شدت سے دوسرے پرچے کا انتظار رہتا ہے یقین جانیے آپ تمام حضرات کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

صدر پاکستان اور وزیر اعظم توجہ دیں

منظور الٰہی ملک اعوان۔ سیالکوٹ

آپ سب بھی مسلمان ہیں۔ اور میں بھی مسلمان ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب بھی میری طرح مرتد اعظم مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے مگر یہ حقیقت ہے کہ انگریزی مامور مرزا غلام احمد قادیانی مرتد نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ سب مسلمان مجھے مانتے ہیں مگر وہ نہیں مانتے جو کنجریوں کی اولاد ہیں۔ دوسری جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ بلکہ پکا کافر ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی مرتد کے مطابق (نعوذ باللہ) میں اور آپ سب کنجریوں کی اولاد ٹھہرے دائرہ اسلام سے خارج۔ کافر در پکے کافر بن گئے۔ اندریں حالات خدا کے لئے آج ہی فیصلہ کریں۔ کہ اسلام دشمن مسلمان دشمن اور الہامی پاکستان کا دشمن اور مفتدر قادیانی ٹولہ کا مکمل خاتمہ کس قدر اشد ضروری ہے لہٰذا ہماری آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ سیاسی جماعتوں احمدیہ۔ نوجوان فوج خدام الاحمدیہ .... انصار اللہ اور تحریک جدید کو آج ہی خلاف قانون قرار دیا جائے اور قادیانی ماہناموں خالد ربوہ۔ انصار اللہ ربوہ۔ تحریک جدید ربوہ۔ مصباح ربوہ اور ہفت روزہ "لاہور" لاہور کے ڈیکلریشن آج ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منسوخ کئے جائیں۔ اور ضیاء الاسلام پریس اور نصرت الاسلام پریس جن کے نام ہی آئین پاکستان اور صدارتی آرڈی ننس مورخہ ۲۶-۴-۸۴ کی کھلی بغاوت اور توہین کرتے ہیں۔ کو آج ہی ضبط کر کے اسلام آباد لے جایا جائے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہوگا۔

حادثہ خطرناک تھا ختم نبوت کی برکت سے ایک غیر مرئی طاقت کے ذریعے خدا نے مجھے بچا لیا

ننکانہ صاحب تحریک ختم نبوت کے سرگرم مجاہد متین خالد کا مکتوب!

مکرمی و محترمی جناب حافظ محمد حنیف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پرسوں ایک خوفناک حادثہ میں بال بال بچ گیا ہوں کندھے کی ہڈی تھوڑی سی ٹوٹ گئی ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جان بچ گئی یہ صرف ختم نبوت اور صرف ختم نبوت کی برکت ہے۔ قسم کھا کر میں اپنی پوری یادداشت اور پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں بڑے ٹرالے کے نیچے آنے سے چند سیکنڈ پہلے ایک غیبی قوت نے مجھے ایک طرف کر دیا۔ یہ ختم نبوت کے کام کی برکت ہے۔ فی الحال ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ ادارے اور تھیٹر طاہر وغیرہ بہت ہی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے آمین۔ تمام احباب خصوصاً مولانا منظور احمد الحسینی صاحب اور مولانا انور فاروقی صاحب کو سلام

آپ کا بھائی

متین خالد ، ننکانہ صاحب

برادرم متین خالد صاحب! پورا ادارہ ختم نبوت خداوند قدوس جل جلالہٗ سے آپ کی جلد صحت یابی کے لئے دست بدعا ہے اور اپنے رب کا شکر گزار بھی ہے کہ اس نے اپنے حبیب تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں حادثہ کے موقعہ پر آپ کی نصرت اور امداد فرمائی ساتھ ہی قارئین سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھائی متین خالد صاحب جیسے مجاہد ختم نبوت کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

(محمد حنیف ندیم)

اذکارِ قارئین ختم نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف تبصرے خوشخط مختصر مضامین لکھیں

مضامین — واقعات — تبصرے

مسلمانوں کے بارے میں قادیانی عقائد

نیاز محمد لاشاری، کنڈہ کوٹ

قادیانی مسلمانوں کو کیا کہتے ہیں چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں

"بلاشبہ ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہو گئے ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں" (نجم الہدیٰ تصنیف مرزا قادیانی نمبر ۱)

"کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کی ہے مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷ تصنیف مرزا)

"جو شخص ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے حرام زادہ کی یہ نشانی ہے۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

"حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد (لعنہ) نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے ان کا حج اور ہے ہمارا حج اور ہے۔"

(الفضل اگست ۱۹۱۷ء)

ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ وہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کے ایک نبی مرزا کے منکر ہیں۔ (انوار خلافت صفحہ ۹۰)

کراچی حیدر آباد کے ہنگامے کس نے کرائے،

محمد حسین مہدی — بلستانی کوئٹہ

قادیانی دجال پر جتنی لعنت کی بوچھاڑ کریں کم ہے۔ جس نے اپنے مکر و فریب سے سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کیا جھوٹے نبی نے اپنے ماننے والے قادیانیوں کو اس کام پر مامور کر رکھا ہے کہ وہ مسلمانوں میں نفاق ڈالیں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑائیں۔ تاکہ مسلمانوں کو آپس میں دست و گریباں کر کے اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہو۔ ان مقاصد میں سرفہرست پاکستان کو دوبارہ بھارت میں شامل کر کے اکھنڈ بھارت میں تبدیل کرنے کا خواب شامل ہے لیکن ان کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ پاکستان ایک مملکت خداداد ہے اس مملکت خداداد میں رہنے والوں کی جان میں جب تک ایک قطرہ خون باقی ہوگا۔ اس وقت تک قادیانی دجال کی یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گی۔ قادیانیوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاکستان میں رہنے والے مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں خواہ وہ کسی کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ پاکستان میں جتنی سازشیں ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں ان کے پس پشت قادیانیوں کا ہاتھ کار فرما ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لئے ایسے پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کراتے ہیں جس سے ایک فرقہ کے لوگوں کے جذبات میں شدت آئے اور دوسری طرف دوسرے فرقہ کے خلاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دونوں آپس میں لڑ پڑتے ہیں اور قادیانی اپنی اس سازش کی کامیابی پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو جب حقیقت حال کا علم ہوتا ہے تو افسوس کے اظہار کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ ستم یہ ہے کہ حکومت بھی ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔ حالیہ کراچی حیدر آباد کے ہنگامے بھی قادیانیوں کی سازش ہیں اور کوئٹہ میں ہونے والے ہنگاموں میں حکومت خود ملوث ہے۔ حکمرانوں کو وقت کی نزاکت کا احساس کرنا چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ ان کے دورِ حکومت میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ازواج مطہرات کی توہین کرنے والوں کو سرعام پھانسی دے۔

حکمرانوں کے نام

منظور الٰہی ملک اعوان رکن مرکزی شوریٰ وامیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ

۱۔ جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان۔ راولپنڈی

۲۔ جناب محمد خان جونیجو صاحب چیئرمین مسلم لیگ وزیر اعظم پاکستان

۳۔ جناب صاحبزادہ یعقوب خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان اسلام آباد

۴۔ جناب وزیر دفاع صاحب حکومت پاکستان اسلام آباد

السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ قادیانی اپنی ملکہ وکٹوریہ کے ذریعہ خدا کے بھیجے ہوئے نبی، مسیح کے الہام کے مطابق مسئلہ جہاد کو حرام یقین کرتے ہیں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو حرام کر کے اس کی اشاعت کے لئے ۵۰۰۰۰ کتابیں، رسالے اور اشتہار تمام مسلمان ممالک اور مکہ شریف اور مدینہ شریف میں تقسیم کروائے ہیں یہ بات اس نے اپنے خط بنام ملکہ وکٹوریہ میں فخر سے تحریر کی ہے اندریں حالات راجیو گاندھی کی حالیہ دھمکیوں اور افغان فوجیوں کی پاکستانی سرحدوں کے اندر مسلسل بمباری اور گولہ باری کی موجودگی میں فوج کے اندر قادیانی جرنیلوں افسروں اور سپاہیوں کا جو پاکستان کے ابدی دشمن اور غدار بھی ہیں اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہو کر مسلمان عربوں کو قتل بھی کر رہے ہیں اور جہاد کے منکر بھی ہیں وہ جنگ میں ۱۹۴۷ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی طرح موجودہ اسلامی جہاد کے خلاف پاکستان کی اسلامی فوج کو شکست دلانے اور قتل کرانے کی پوری کوشش کریں گے اس لئے اگر بقیہ پاکستان اور مسلمانوں کی زندگیوں کو بچانا ہے تو فوراً فوج میں موجود سب عہدیدار قادیانی غداروں اور جہاد کے منکروں کو فوراً نظر بند کر دیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہوگا۔ آمین ثم آمین

بشیر آباد ہائی سکول جہاں سب ٹیچر قادیانی ہیں!!

حق نواز مسجد نورانی سعید آباد کراچی

ختم نبوت کے سلسلے میں آپ کی مساعی جمیلہ کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے یقیناً آپ اس تاریک ترین وقت میں چراغ والا کام کر رہے ہیں۔ اور مادی وسائل سے بالکل بے نیاز ہو کر توکل علی اللہ کے سہارے آپ مصروفِ جہاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اپنی خصوصی رحمتوں و نصرتوں سے نوازے آمین ثم آمین۔ اور رسالہ ختم نبوت کی اشاعت وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ اللّٰھم زد فزد بعد ازاں ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ برائے کرم مولانا حمادی صاحب مدظلہ۔ اور اندرون سندھ کے دیگر ذمہ دار مثلاً مولانا نذیر احمد بلوچ صاحب کو اس واقعہ کا نوٹس لینے کے لئے فرما دیں تاکہ قادیانیوں کا صحیح طور

پر تعاقب ہو سکے۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی ابھی حال ہی میں سندھ گئے تھے اور واپسی پر انہوں نے بشیر آباد اور قصبہ نبی جا تک کا واقعہ بتایا کہ آج تک وہاں قادیانی باڑوں پر کلمہ طیبہ شر پسندوں کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں خطرناک بات یہ ہے کہ اس پورے علاقے کا جو ہائی اسکول بشیر آباد میں واقع ہے وہاں تمام کے تمام ٹیچر قادیانی ہیں۔ بشمول عربی ٹیچر کے کہ وہ بھی قادیانی ہے حتیٰ کہ ہیڈ ماسٹر بھی قادیانی ہے اور زبردست متعصب ہے کسی مسلمان ٹیچر کو اول تو وہ اسکول میں آنے نہیں دیتا اور کبھی بھولے سے کوئی ٹیچر آ بھی جائے تو باقی ٹیچروں سے ملی بھگت کر کے اس مسلمان ٹیچر کو مختلف حیلوں سے تنگ کر کے اس کا تبادلہ کرا دیتا ہے۔

چونکہ وہاں کے مسلمان غریب اور کچھ مذہب سے عدم وابستگی کی وجہ سے اس مسئلہ میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اور ویسے بھی ہیڈ ماسٹر کی افسران بالا سے ملی بھگت کی بناء پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے اب کوئی شکایت کرے تو کس سے کرے اسی اسکول میں تعلیم حاصل کرنے والے مسلمان بچوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ٹیچر اتنا نصاب پڑھانے پر زور نہیں دیتے جتنا وہ اپنے مذہبی پرچار پر زور دیتے ہیں۔ کلاس روم میں باقاعدہ مرزا دجال اور ربوہ کے فضائل و مناقب بیان کئے جاتے ہیں۔ ان حالات میں ذمہ دار حضرات کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیے اور اپنے اثر و رسوخ سے اس عظیم گورنمنٹ کی درس گاہ کو قادیانیوں سے پاک کرایا جائے فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سچا عاشق رسول بن کر دکھایئے!

محمد منور یعقوب سرگودھا

اس وقت طاغوتی طاقتیں اسلام اور پاکستان کے لئے زبردست خطرہ بنی ہوئی ہیں وہ پاکستان اور اسلام کو مٹانے کے لئے پر تول رہی ہیں۔ ایسے میں اُمت اسلامیہ کو متحد ہونے کی زبردست ضرورت ہے۔ تب ہم ان طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کر سکیں گے ان طاغوتی طاقتوں میں سب سے پہلے قادیانیت پھر عیسائیت اور یہودیت اور پھر ملک دشمن سرگرمیوں کو بہت دخل ہے۔ قادیانی کھلے بندوں حضورؐ کے ناموس پر حملہ کرتے ہیں۔ غنڈہ گردی کرتے ہیں اور تخریب کاری میں مدد دیتے ہیں۔ قادیانیوں کا یوں کھلے بندوں غنڈہ گردی کرنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اُنہیں بیرون ملک سے کافی امداد مل رہی ہے جو کہ یقیناً روس، بھارت اور اسرائیل جیسے ملک فراہم کر رہے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ ملک کے اہم سرکاری عہدوں پر قادیانیت کا قبضہ ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی کھلے بندوں حکومت پاکستان کے قوانین اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہیں قادیانیوں کی اس دیدہ دلیری اور بے خوفی کا ایک اور بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ ملک کے حالات کچھ سازگار نہیں ہیں اس لئے قادیانی من مانی زیادہ کرتے ہیں۔

پاکستان کے صدر کا صدارتی آرڈیننس جاری ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک اُس پر مکمل عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ آخر اس کی کیا وجوہات ہیں۔ کیا کسی اعلیٰ مسلم افسر کو تحقیقات کرنے کا اختیار نہیں کیا وزیراعظم اس معاملے میں بے بس ہیں؟ کیا وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران وزراء مسلمان نہیں ہیں؟ اصل وجہ یہ نہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنے سے اُن کے تعلقات خراب ہوتے ہیں؟ ٹھہرانے اور عشائیے ختم ہو جاتے ہیں؟ اور تین وقت کا مرغا اور شاندار ضیافتیں ختم ہو جاتی ہیں؟ خدارا اپنے پیٹ کی طرف مت دیکھیں یہ پیٹ روز قیامت کام نہیں آئے گا بلکہ آپ کے اعمال ہی کام آئیں گے۔

آخرت میں نیک اعمال ہی کام آئیں گے
سفر ہے تجھے در پیش زادِ راہ پیدا کر

ذرا غور تو کریں کہ ایک گھنٹہ پہلے پاکستان پولیس قادیانیوں کی عبادت گاہ "دل اور گھروں" سے کلمہ طیبہ محفوظ کرتی ہے دو گھنٹے بعد پھر کلمہ طیبہ لکھا نظر آتا ہے پھر وہ فخر سے کہتے ہیں کہ مٹے اس قابل کہاں اور اگر ایسا ہو بھی گیا تو ہم یہ کر دیں گے ہم وہ کر دیں گے آخر ان کو کونسی طاقت سپورٹس کر رہی ہے جس کی بناء پر وہ ایسا کرتے ہیں ثابت ہوا کہ قانون کے محافظ بھی قانون کی خلاف ورزی ہوتے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

مسلمانان عالم۔ اگر ایک وقت میں حکومت بے بس ہو جاتی ہے تو عوام کو چاہیے کہ وہ حکومت کا ساتھ دے اگر حکومت پھر بھی شکست کھاتی ہے تو عوام کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اُس قانون کا احترام کروائے اور ناموس رسالت کی حفاظت کرے اور اپنے آپ کو سچے عاشق رسول بن کر دکھائیں۔

قادیانیو!

مسلمان تمہیں گلے لگانے کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ تم.....

محمد سجاد تنویر کنسری سندھ

قادیانیو! ہم سب مسلمان تمہیں اب بھی گلے سے لگانے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ تم اپنے گرو گھنٹال مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ جل شانہٗ کے آخری نبی و رسول ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر کوئی شخص نبوت کا (جھوٹا) دعویٰ کرے وہ "کذاب" (سب سے بڑا جھوٹا) ہوگا۔ جیسا کہ مرزا مردود قادیانی ہے۔

قادیانیو! تم پڑھ لکھ کر بھی نہایت ہی بے وقوف ہو کیا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پر غور کیا ہے؟ جسے تمہارا مرزا مردود قادیانی گرو گھنٹال مرزا غلط ثابت کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ) انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

یعنی۔ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ علاوہ مندرجہ بالا حدیث یہ بات صاف صاف بیان کی گئی ہے۔

قادیانیو! اب بھی باز آ جاؤ کیونکہ آپؐ کے بعد کسی اور کو نبی ماننا گویا حضورؐ کے اس دعویٰ کو جھٹلانا ہے اس لئے یہ صریح کفر ہے۔ آخری نبی آپ ہی ہیں سب انبیاءؑ سے افضل ہیں کیونکہ آپ پر ایمان لائے بغیر سابقہ انبیاء پر ایمان لانا صحیح نہیں ہوگا حضورؐ کے بعد کسی کو نبی ماننا اس کو آپؐ سے افضل ماننا یہ کفر ہے۔

قادیانیو! ہماری تمہاری کوئی ذاتی دشمنی نہیں۔ دشمنی ہے تو اس لئے کہ تم نے سچے دین کو جھٹلا کر ایک یک آنکھ والے کانے

مردود دجال مرزا پر یقین کر کے کافر بن گئے اور مرتد کہلاتے ہو مگر یاد رکھو ہم دین اسلام کی بے عزتی برداشت نہیں کریں گے بلکہ جان پر کھیل کر بھی اسے تمہاری ناپاک سازشوں سے بچائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں واپس سچے راستے پر لا کر رہیں گے چاہے اس میں ہمیں اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ اللہ جاری مدد فرمائے (آمین)

ہمیشہ قائم و دائم رہے گی۔ تم مرزا مستغیم کرا تا لو یہ لادینیت کی زنجیریں کاٹ دو اگر تم اطمینان قلب و سکون کے ساتھ میری اس بات پر غور کرو کہ رات کو بستر میں سونے سے قبل بدگمانی کو ختم کر کے اور اس شیطانیت کے کانٹے کو مسل کے ابد میں تعصبات سے بالاتر ہو کر دو منٹ صرف دو منٹ کے لئے موت کے بارے میں سوچو کر کیا حال ہوگا۔ موت کی کتنی تکلیف ہوگی۔ قبر میں کیا حالات پیش آئیں گے روز محشر والے دن کیا بنے گا جہنم کے عذاب اور تکالیف سے کس طرح چھٹکارا نصیب ہوگا۔ دوزخ سے کس طرح بچاؤ گے جس کی گہرائی اتنی ہے کہ اگر ایک پتھر اس میں ڈالا جائے تو ستر سال تک اس میں گرتا چلا جائے گا۔ اور جس کی دیواریں چالیس سال چلنے کی مسافت جتنی لمبی اور اتنی ہی موٹی ہیں اور سب سے ہلکا عذاب جس شخص پر ہوگا اس کی دونوں جوتیاں اور تسمے آگ کے ہوں گے اور جس کی وجہ سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولتا ہوگا اور وہ یہ تصور کرے گا کہ اس کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ حالانکہ اس کا عذاب سب سے کم ہوگا اور اہل دوزخ کے جسم بہت چوڑے چکلے بنا دیئے جائیں گے تاکہ سختی عذاب زیادہ ہو اور ان کا ہر رگ و ریشہ کو علیحدہ علیحدہ طرح طرح کے عذاب پہنچائے جائیں گے۔ مثلاً جلانا۔ کٹنا۔ سانپ بچھوؤں کا کاٹنا۔ کانٹوں کا چبھونا کھال کا چیرنا۔ مکھیوں کا زخم پر چلانا، جھاڑ کانٹے والے کھانے آگ کے کانٹے، زخموں کا دھوون، پیپ۔ غذا گھلنے والے تانبے جیسا پیپ، تیل کی تلچھٹ، پیپ کا پانی۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ ثم۔ استغفر اللہ

پانی اب بھی سر سے نہیں گزرا، کاش تمہیں احساس ہو جائے کاش تم سیدھے راستے پر آجاؤ۔ اے بندہ گفتار اے مرزائیت کے علمبردار۔ اپنی سوچ کو اپنے احساس کو اپنی بھول کا اظہار کو! نقطہ نگاہ کو استعمال کر اگر تو ذرے کو صحرا اور قطرے میں سمندر نہیں دیکھ سکتا تو نہ دیکھ صحرا میں ذرہ اور سمندر میں سے قطرہ تو دیکھ۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی کسی کے چھپانے سے

قادیانیو! اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ

محمد عابد اقبال قدسی گوجرانوالہ

کل بروز بدھ ہفت روزہ "ختم نبوت" ۱۰ تا ۲۳ اکتوبر نظر سے گزرا۔ یہ ہفت روزہ ایک پرانا شمارہ تھا لیکن میں نے اس کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا اور ذہنی تصورات کو میں نے اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کی کہ کس طرح یہ قادیانیت ایک وبا ایک مہلک بیماری کینسر کی طرح ہم میں بے بہا سے اور ہماری بنیادوں کو انتہائی کھوکھلا کرنے کی کوشش میں انہماک سے لگی ہے ہماری جدا تربیتی کو ختم کر کے انتشار اور بدامنی کو پھیلانا چاہتی ہے۔ یہ مرتد کافر، کذاب، دجال، جھگڑنے ختم نبوت کے منکر و مشرک، ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں لیکن جب تک اس ملک میں ایک بھی مسلمان زندہ ہے ایک مجاہد کی دھڑکن میں جوش دیا گیا ہے ایک بھی سانس میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے ایک بھی روح حضرت خیر البشر ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھنے کی متمنی ہے اس اسلام کے لئے اس ختم نبوت کے لئے اس دھرتی کے لئے اور تم جیسے گیدڑوں کو اس پاکستان سے بھگانے کے لئے ہر سانس کے ساتھ ولولہ، ہر حرکت کے ساتھ طاقت اور ہر گولی کے ساتھ انشاء اللہ غلبہ پائے گی۔

رہزنوں سے نڈر ان سے کوئی خطرہ نہیں
بچائے خود کو کسی طرح رہبر حق کے امتحان سے
قادیانیو! اب بھی وقت ہے حق کی طرف لوٹ آؤ یقیناً
روز محشر کی ذلت و خواری سے بچ جاؤ گے موت کو یاد رکھو یہ
چند دنوں کی دنیا ہے یہ تو شروع سے قائم و دائم ہے اور اسی طرح قیامت

اکابر ختم نبوت

حفیظ رضا پسروری

سفیر اسلام خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

چمن علمائے حق کی شعلہ نوائی نے گزشتہ صدی کے دوران برصغیر کے کونے کونے میں چراغ جہاد و علم و عمل روشن کئے۔ آزادی ملک و ملت کے لئے بند و سلاسل کے مرحلے طے کئے، عقیدۂ ختم نبوت کا ایمان پرور دفاع کیا، ناموس صحابہؓ کیلئے شب و روز تبلیغ کی، مسلمانوں میں والہانہ دینی جذبہ پیدا کیا اور آزادی کے بعد پاکستان کے استحکام مملکت کے لئے حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے مساعی کیں۔ اتحاد بین المسلمین کے لئے قابل قدر کوششیں کیں ان میں مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ممتاز حیثیت کے حامل تھے اللہ تعالیٰ نے جہاں قاضی صاحب کو تبلیغ و دعوت دین کا جذبہ صادق عطا فرمایا تھا وہاں لحن داؤدی کی سرمدی نواؤں سے بھی نوازا تھا۔

قاضی صاحب کے اسی ایمان پرور چراغ کو بجھے ہوئے ۳۰ بیس سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے مگر ان کی بزم آرائیوں کا حسن آج بھی ہزاروں دلوں میں ایمان و ایقان کی روشنی لئے ہوئے ہے۔ قاضی صاحبؒ ابھی اٹھارہ سال کے تھے اور برصغیر میں اس وقت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اعجاز خطابت کا شہرہ قریہ قریہ، بستی بستی پھیل چکا تھا۔ ۱۹۲۶ء میں شاہ جیؒ ملتان میں ایک کانفرنس کو خطاب کرنے کے لئے تشریف آئے تو ایک دوست کے توسط سے قاضی صاحبؒ کی ملاقات…… شاہ جیؒ سے ہوئی، اسی ملاقات میں قاضی صاحب ہمیشہ کے لئے شاہ جیؒ، ان کے ولی اللّٰہی مسلک، اور ان کی جدوجہد آزادی برصغیر کے لئے وقف ہو کر رہ گئے

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیلؑ کو آداب فرزندی

اور پھر ساری عمر شاہ جیؒ کی قیادت بسیادت اور رفاقت میں گزار دی۔ ۱۹۲۱ میں جب قاضی صاحبؒ حضرت امیر شریعتؒ کو شجاع آباد لے گئے تو قاضی صاحبؒ نے باقاعدہ طور پر مجلس احرار اسلام میں شرکت اختیار کر لی اور صف اول کاروان علماء حق کے محبوب بن گئے۔ شاہ جیؒ ہی کے فیضان نظر و تقریر کرنے لگ گئے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ میدان خطابت میں شاہ جیؒ کے جانشین قرار پائے اور اکابر نے بجا طور پر انہیں خطیب پاکستان کے لاالفاظ خطاب سے سرفراز فرمایا۔

اس وقت برصغیر میں برٹش امپریلزم نہایت گھٹیا اور اوچھی قسم کی سیاست پر اتر چکا تھا اس نے اپنے کاسہ لیسوں کی امداد سے آزادی اور اسلام پسند عناصر کے لئے بند و سلاسل اور دار و رسن کے سلسلے انتہائی وسیع کر دیئے تھے انگریز ان حربوں کے ذریعہ برصغیر میں اپنے اقتدار کو طول دینا چاہتا تھا لیکن علمائے دیوبند اور اکابرین احرار کے جذبہ حریت و جہاد اور عشق رسولؐ سے سرشار رہ کر کاروان علمائے حق ہر محاذ پر انگریز اور انگریز کے کاسہ لیسوں کا مردانہ وار مقابلہ کر رہا تھا اور اپنے قابل فخر اسلاف حضرت سلطان ٹیپو شہیدؒ، سراج الدولہؒ، شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ، حضرت سید احمد شہیدؒ، حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا فضل حق خیر آبادیؒ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت شیخ الہندؒ کے مبارک مشن کی طرف دیوانہ وار بڑھتا جا رہا تھا۔ اس عدیم النظیر قافلے کے ممتاز حُدی خواں، امیر شریعتؒ پنجاب میں رہائش پذیر تھے جو انگریز کا قلعہ تھا۔ اور امیر شریعتؒ کی ایمان پرور قیادت میں آزادیٔ ملک و ملت کے لئے جہاد کر رہا تھا۔

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور عشق رسالت

قطب عالم زبدۃ العارفین حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر و تقریر اور فتاویٰ کے ذریعہ اس فتنہ عظیم کی مقدور بھر تردید فرمائی اور اپنے شاگردان رشید و متوسلین حضرات کو اس فتنہ کے استیصال کی وصیت فرمائی۔

(روئیداد مجلس ۸۲ھ صـ)

قاضی احسان احمدؒ نے تحریک شہید گنج سے لیکر تحریک آزادی تک، تحریک ختم نبوت سے لیکر ساؤتھ تحفظ و استحکام پاکستان تک جو کام کیا وہ ہماری تاریخ حریت و فکر کا تابناک حصہ ہے۔ جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آزادی کے بعد جب قاضی صاحب اور دیگر اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت نے محسوس کیا کہ انگریز کا خانہ ساز نبوت ملک و ملت کے منافی سرگرمیوں میں مصروف ہے جس کا سلسلہ اب تک نہایت جاندار اور شاندار جدوجہد کے ساتھ جاری ہے تو قاضی صاحبؒ نے اسلام اور ملک و ملت کے ان دشمنوں کے خطرناک اور مذموم ارادوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے ہزار تقاریر کیں، حکومت اور اقتدار کے ارباب بست و کشاد سے ہر سطح پر ملاقاتیں کیں اور اس خطرے کی نشاندہی کی۔ اس سلسلے میں سیالکوٹ ریلوے اسٹیشن پر کھڑے پرائم منسٹر سیلون میں ان کی خان لیاقت علی خان مرحوم سے تفصیلی ملاقات۔ ہماری ملی اور سیاسی تاریخ میں نہایت اہمیت کی حامل ہے جس کی تفصیل قاضی صاحبؒ کے فاضل اور ہونہار داماد محترم قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان نے اپنی تصنیف "جہاں پانا کو چمن گلستان میں رواں تھا" جو قاضی صاحبؒ کی سوانح پر مشتمل ہے میں نہایت کھلے الفاظ میں دی ہے۔

قاضی صاحبؒ اعلائے کلمۃ الحق، شفقت و محبت، نفاست طبع اور حکمت و دیانت کا دلآویز مرقع تھے آپ کی خوبصورت شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار حسن عطا کر رکھے تھے۔ آپ کے نزدیک عشق رسولؐ، ختم نبوت کا دوسرا نام ہے۔ تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہنما ادیب دوراں آغا شورش کاشمیریؒ آپ کو سفیر اسلام کے دل نواز خطاب سے یاد کرتے تھے۔ قاضی صاحبؒ مختصر علالت کے بعد ۲۲ نومبر ۱۹۶۶ء کو انتقال فرما گئے۔ آپ کے انتقال پر ملک اور بیرون ملک کے اکابرین و عوام نے ان کو بھرپور خراج عقیدت پیش کیا۔

ع کہاں گیا وہ رنگ محفل، کہاں گئے وہ لوگ
جن کی خاطر ہم ایسوں کے دل کو لگ گئے روگ

فیصل آباد پولیس کی قادیانیت نوازی

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے بتلایا ہے کہ چک نمبر ۲۰۲ ر ب سرشمیر روڈ کے پانچ قادیانی ملزمان کی عبوری ضمانت درخواستیں ۵۰۰۰ تک ایڈیشنل سیشن جج فیصل آباد نے منظور کر لی ہے۔ اور دس ہزار روپے کے مچلکے داخل کرائے ہیں انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل چک نمبر ۲۰۲ ج ب سرشمیر روڈ کی قادیانی عبادت گاہ پر مسلمانوں کا کلمہ طیبہ دوبارہ لکھنے پر ان قادیانیوں کو زیر دفعہ ۲۹۸ ت پ تھانہ ٹھیکریوالا پولیس نے مقدمہ نمبر ۲۶۹ بتاریخ ۲۸ اکتوبر ۸۹ کو درج کر کے گرفتار کر لیا تھا۔ اور ۳۰ اکتوبر کو ان کی ضمانتیں ہو گئی تھیں۔ جبکہ امتناع قادیانی آرڈیننس کے تحت زیر دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کرنا چاہیے تھا۔ لہٰذا بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت چک ہٰذا کے صدر ریاض احمد چوہدری کی درخواست پر مقدمہ میں ترمیم کر دی گئی مگر پولیس نے قادیانی ملزمان کو گرفتار نہ کیا اور قبل از گرفتاری ضمانت کرا لینے کا موقع فراہم کیا قادیانی ملزمان میں یعقوب الدنظام دین، یعقوب و اسمٰعیل، عنایت علی، اکرم اسلم اور ریاض احمد شامل ہیں۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

طاہر رزاق۔ لاہور

نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ زید بن خارجہ انصار کے سرداروں میں سے تھے۔ ایک روز وہ مدینہ طیبہ کے کسی راستہ میں چل رہے تھے کہ یکایک زمین پر گر پڑے اور فوراً وفات ہو گئی۔ انصار کو اس کا پتہ چلا تو ان کو وہاں جا کر اٹھایا اور گھر لائے اور چاروں طرف سے ڈھانپ دیا۔ گھر میں کچھ انصاری عورتیں تھیں جو ان کی وفات پر گریہ وزاری میں مبتلا تھیں اور کچھ مرد جمع تھے۔ اسی طرح پر جب مغرب و عشاء کا درمیانی وقت آیا تو یکایک ایک آواز سنی کہ "چپ رہو چپ رہو۔ لوگ متحیر ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ آواز اسی چادر کے نیچے سے آ رہی ہے جس میں میت ہے۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے ان کا منہ کھول دیا اس وقت یہ دیکھا گیا کہ زید بن خارجہ کی زبان سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ "محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لا نبی بعدہ الخ" یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور نبی امی ہیں جو انبیاء کے ختم کرنیوالے ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ یہی مضمون کتاب اول یعنی تورات و انجیل وغیرہ میں موجود ہے۔ سچ کہا سچ کہا"

(از کتاب ختم نبوت کامل مفتی محمد شفیع صاحب ص ۲۷۷)

مرسلہ: محمد رفیق نومسلم (سابق قادیانی)

مرزا قادیانی خود اپنی نظر میں جھوٹا

مرزا نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا تو روز اول سے اوائل عیسائیوں سے بھی ان کی خوب چلی۔ گالی گلوچ تو مرزا صاحب کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ لیکن ان سے مقدمہ بازی کی بھی نوبت آئی۔ ایک مرتبہ مرزا اور عیسائیوں کے درمیان امرتسر کے اندر توحید اور تثلیث پر مباحثہ ہوا۔ عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہے تو مرزا صاحب نے اپنا خدا بھی جھوٹے کو بنایا ہوا تھا۔ حق پر دونوں فریق نہ تھے بہرحال مباحثہ سے زچ ہو کر مرزا جی نے از خود یا اپنے جھوٹے خدا کے مشورے سے یہ اعلان کر کے وقتی طور سے راہ فرار اختیار کی۔

”آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ اس بحث میں جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرا دیا جائے گا۔“

(جنگ مقدس مصنف مرزا صاحب ص ۲۹۱)

اسی کتاب جنگ مقدس میں اس پیش گوئی کی وضاحت کرتے ہیں

”میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے۔ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ (۵ جون ۱۸۹۳ء) سے (۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک) بسزائے موت ہاویہ (جہنم) میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دی جائے۔ میں ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا ہی اللہ کرے گا ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔“

(ص ۲۹۳)

اس مباحثہ میں کئی عیسائی بھی شامل تھے اور پیش گوئی میں لفظ فریق لکھا تھا۔ اس لئے مرزا نے پیش گوئی کا مصداق ایک ضعیف عمر عیسائی ڈپٹی عبداللہ آتھم کو ٹھہرایا جس کی عمر ۶۹ سال سے زیادہ ہو چکی تھی۔ لہٰذا اپنی کتاب البریت میں فریق کی تشریح کرتے ہیں۔

”عبداللہ آتھم کی درخواست پر پیش گوئی صرف اسی کے واسطے تھی کل متعلقین مباحثہ کی بابت پیش گوئی نہ تھی۔“ (ص ۲۳)

لوگوں کے اعتراض پر کہ بوڑھے کا انتخاب اپ نے سوچ کر کیا ہے تو مرزا نے یہ بیان جاری کیا۔ ملاحظہ ہو ان کی تصنیف البریت ص ۲۶۰ ”دراصل ابتداء سے ہمارا علم یہی تھا کہ اس پیش گوئی کا مصداق آتھم ہے ہماری نیت میں بھی کوئی اور نہ تھا... ہماری پوری اور اصل توجہ صرف آتھم کی طرف رہی اور اب تک اسی کو اصل مصداق پیش گوئی کا سمجھتے ہیں۔“

مرزا صاحب عبداللہ آتھم کو مخاطب کر کے تقریر کرتے ہیں:

”اب میں ڈپٹی صاحب (عبداللہ آتھم) سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشانہ پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے منشا کے موافق خدا کی پیش گوئی ٹھہرے گی یا نہ ..... اگر میں جھوٹا نکلو تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی قرار دو (جنگ مقدس تقریر مرزا صاحب ص ۲۹۴)

مرزا صاحب نے ایک ایک دن گن گن کر گزارا اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی دعا مانگتے رہے۔ اپنے متعلقین سے بھی التجا کرتے رہے کہ وہ اس کی موت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ جیسا کہ اس خط سے ثابت ہے۔

”مکرمی! منشی رستم علی صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ مع کارڈ پہنچا اب تو صرف چند روز پیش گوئی میں رہ گئے ہیں دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان سے بچائے۔ شخص معلوم فیروزپور میں ہے اور تندرست وفربہ ہے خدا تعالیٰ اپنے ضعیف بندوں کو ابتلاء سے بچائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ باقی خیریت ہے مولوی صاحب کو بھی لکھیں کہ اس دعا میں شریک رہیں۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد قادیان ۲۲ اگست ۱۸۹۴ء مندرجہ مکتوب احمدیہ جلد ۵ ص ۱۲۸)

مرزا صاحب کے صاحبزادے اس دن کا حال لکھتے ہیں جب ایک دن باقی رہ گیا۔

”بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح نے مجھ سے اور میاں حامد علی صاحب سے فرمایا کہ اتنے چنے لے لو اور ان پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ ہم نے یہ وظیفہ ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم دونوں کو قادیان سے باہر لے گئے اور وہ دانے (چنے) ایک غیر آباد کنویں میں ڈال کر حضرت صاحب کی ہدایت کے مطابق کر منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہ دیکھیں۔ ہم تینوں سرعت کے ساتھ واپس لوٹے۔“ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۵۹)

شیخ یعقوب علی صاحب قادیانی سیرت مسیح موعود میں آخری دن کا نقشہ کھینچتے ہیں۔

”آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آ گیا اور جماعت کے لوگوں کے چہرے پژمردہ ہیں۔ دل سخت منقبض ہیں۔ بعض لوگ ناواقفی کے باعث مخالفین سے اس کی موت پر شرطیں لگا چکے ہیں۔ ہر طرف اداسی اور مایوسی کے آثار ہیں۔ لوگ (قادیانی) نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے تھے کہ اے خداوند ہمیں رسوا مت کریو۔ غرض ایسا کہرام مچ رہا ہے کہ غیروں کے بھی رنگ فق ہو رہے ہیں۔“

۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کا دن گزر گیا اور قادر مطلق نے جھوٹے کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم کو موت نہ دی اور وہ بعد تک بقید حیات رہا۔ مرزا صاحب جنہیں قرآن تک کی جھوٹی تاویلیں کرنے میں باک نہ تھا کب حیا محسوس کرتے اس لئے مختلف تاویلیں گھڑنی شروع کر دیں جو شخص مرزا سے کہتا کہ آتھم نہیں مرا تو اس کو مغلظات (گالیاں) سنانے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اپنی تحریر میں بھی گالیاں لکھتے تھے وہ گالیاں ان کی

کتابوں میں محفوظ ہیں۔ مرزا صاحب کی لغو تاویلوں کے متعلق کسی غیر قادیانی کا تبصرہ نہیں بلکہ ان کے خاص الخاص نواب محمد علی خان قادیانی مالیر کوٹلہ کا خط پیش خدمت ہیں۔

"مولانا مکرم سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم، آج ۷ ستمبر ہے اور پیش گوئی کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی گو پیش گوئی کے الفاظ خواہ کچھ ہی ہوں لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح جنگ مقدس کتاب میں کی ہے وہ بالکل صاف ہے کہ یہ پیش گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح وسالم موجود ہے اور اس کو بسزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔ دوسرے اگر کوئی تاویل ہو سکتی ہے تو بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیش گوئی سمجھنے میں غلطی ہو۔ لڑکے کی پیش گوئی میں تفاؤل کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا وہ مرگیا تو اس وقت بھی غلطی ہوئی اب اس معرکہ کی پیش گوئی کے اصل مفہوم کے سمجھنے میں تو غضب ڈھا دیا..... راقم محمد علی خان از مالیر کوٹلہ

(منقول از حیرت انگیز حق مؤلفہ یعقوب علی خان فرمانی قادیانی ص ۱۰۰۔۱۰۱)

مرزا نے خود فیصلہ کیا تھا کہ

"اگر میں جھوٹا نکلوں تو تمام شیطانوں، بدکاروں، و... لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو"

(مرزا صاحب کی کتاب جنگ مقدس ص ۱۸۸۔۱۸۹)

اب ہم قادیانی حضرات سے پوچھتے ہیں کہ ان کو مرزا صاحب کا یہ فیصلہ کیوں قبول نہیں؟ مرزا صاحب کی جھوٹی باتوں پر ایمان لاتے ہو اور جو بات سچی ہے اس پر ایمان لانے میں کیوں گریز کرتے ہو۔؟ (بشکریہ کتاب خاتم النبیینؐ یا طمع قادیانیت مؤلفہ مصباح الدین)

فتنہ قادیانیت کے استیصال کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کیجئے!

رئیس قادیان حکومت انگلشیہ

چند حقائق وو دلائل

حافظ محمد اقبال رنگونی ۔ مانچسٹر

مرزا غلام احمد قادیانی ان خطوط کی روشنی میں اس بات پر مہر لگاتے ہیں کہ:

میرے والد صاحب اور میرا خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل وجان ہوا خواہ اور وفادار رہے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا ہے کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے اور اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ ان کرسی نشین رئیسوں میں سے تھے کہ جو ہمیشہ گورنری دربار میں عزت کے ساتھ بلائے جاتے تھے اور تمام زندگی ان کی گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی میں بسر ہوئی (ایضاً)

مرزا غلام احمد قادیانی کے سیاسی مخالفوں نے انگریزی حکومت کو کہیں یہ خبر پہنچادی کہ مرزا صاحب کا خاندان انگریزی حکومت کے خلاف ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ مرزا صاحب کی انگریزی رگ محبت پھڑک اٹھی کہ یہ اتنا بڑا جھوٹ کس نے بول دیا، رہا نہ گیا، فوراً قلم سنبھالا اور تحریر سامنے آگئی کہ!

" مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد اور بداندیش جو بوجہ اختلاف یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ ان کی ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہوکر وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم میرزا غلام مرتضیٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سرلیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہے سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جسکو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم واحتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے" (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم ص ۲۲)

مرزا صاحب کے خاندان نے تو انگریز بہادر کی خاطر جان کا نذرانہ بھی پیش کیا تھا، اور مرزا صاحب بھی جان پیش کرنے میں پیش پیش رہتے تھے مگر انگریزوں کو اس کی ضرورت پیش نہ آسکی (اگر مرزا صاحب کی جان کا نذرانہ لے لیتے تو پھر یہ سارے جھگڑے کیسے شروع کئے جاتے؟ بہرحال، مرزا صاحب تو تیار ہی تھے۔ خود لکھتے ہیں!

" بے شک ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں، ضرورت کے وقت جان بھی فدا کرنے کو

تیار ہوں۔" (رسالہ الابلاغ مسمی بہ فریاد درد ص۳۳)

مرزا صاحب اور مقام پر اپنے خاندان کی انگریز دوستی کے تعلق رقم طراز ہیں کہ

"یہ عاجز گورنمنٹ کے اس قدیم خیرخواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیرخواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آج تک خیرخواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے خیرخواہ اور دلی جان نثار تھے کہ وہ تمام حکام جو ان کے وقت میں اس ضلع میں آئے سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا؟ اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے ۵۷ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے معہ پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لئے کمربستہ رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے گزر گئے۔ والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں ایک معزز اور ہر دل عزیز رئیس تھے جن کو دربار گورنری میں کرسی ملی تھی اور وہ خاندان مغلیہ میں سے ایک تباہ شدہ ریاست کے بقیہ تھے جنہوں نے بہت سی مصیبتوں کے بعد گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں آرام پایا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ دل سے اس گورنمنٹ سے پیار کرتے تھے اور اس گورنمنٹ کی خیرخواہی ایک میخ فولادی کی طرح ان کے دل میں دھنس گئی تھی" (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم ص۱۳۹)

مرزا صاحب ایک اور مقام پر تحریر کرتے ہیں کہ

"(میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے) اپنے افعال سے صاف طور پر بار بار حکام پر ظاہر کر دیا تھا کہ ہم تمام مال و جان سے اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق گورنمنٹ برطانیہ کی امداد کے لئے حاضر ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کرکے اور پچاس سوار بہم پہنچا کر ۵۷ء کے شور و شر کے وقت میں گورنمنٹ کی نذر کئے اور پھر دوسری مرتبہ چودہ گھوڑے نذر کئے (کل ۶۴ ہو گئے) اور اس طرح وہ اور وقتوں میں بھی خدمات گورنمنٹ میں مشغول رہے اور وقتاً فوقتاً خوشنودی کی چٹھیات پاتے رہے اور انعام بھی ملتے رہے اور چالیس برس اپنی عمر عزیز کے انہی خدمات میں انہوں نے بسر کئے" (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم ص۱۲۳/۴۵۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کے فوت ہونے کے بعد مرزا غلام قادر بھی اسی روش پر چلتے تھے اور انہوں نے انگریز دوستی میں باپ کی جانشینی کا پورا پورا حق ادا کیا۔ مرزا صاحب اپنے بھائی مرزا غلام قادر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ۔

"پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا" (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم ص[illegible])

۲۔ "جب میرا باپ فوت ہو گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی مرزا غلام قادر ہوا سرکار کی عنایات اس کے شامل ایسی ہی ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں (نور الحق ص[illegible])

مرزا غلام احمد قادیانی نے باپ اور بھائی کی انگریز دوستی، انگریزوں کی اطاعت و محبت کے عجیب و غریب نقشے اپنی مختلف تالیفات میں کھینچے ہیں۔ اور انگریزی خدمات کا تذکرہ نہایت زور شور سے کیا ہے۔ ان دونوں کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا نمبر آیا تو مرزا صاحب نے بھی اپنے باپ اور بھائی کی طرح انگریزوں کے قدموں میں اپنا سر جھکانا فریضہ خداوندی سمجھا اور وہی طریقہ اپنایا (بلکہ چار قدم آگے) جس پر باپ بھائی چل چکے تھے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں!

"جب بھائی فوت ہو گیا تو میں ان دونوں کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی لیکن میں صاحب مال و املاک نہ تھا سو میں سرکار کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اس زمانے میں خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہ کروں گا جو اس میں احسانات قیصرۂ ہند کا ذکر نہ ہو (نور الحق ص۲۸)

مولانا محمد اسحاق مدنی کی طرف سے کراچی کے ہنگاموں پر رنج و غم کا اظہار

دبئی (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات دبئی کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مقامی امیر مولانا امیر محمد جان منعقد ہوا۔ جس میں جمعیت کے سرپرست اور نگران اعلیٰ مولانا محمد اسحاق خان مدنی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کراچی میں ہونیوالے حالیہ خون ریز ہنگاموں پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے امت مسلمہ سے اتحاد اور یگانگت کی اپیل کی۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسے نازک حالات میں جبکہ ملک چند ملک دشمن عناصر کی گھناؤنی خواہشات کی زد میں آکر مکمل تباہی کی طرف جا رہا ہے ہمیں ایسے عناصر کو بے نقاب کرکے منظر عام پر لانا ہے تاکہ وہ اپنے ملک توڑ مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ انہوں نے سیاسی مذہبی اور سماجی اکابرین سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ایسے حالات میں وہ ملی وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں میں اتحاد و امن کی فضا قائم کریں۔ تاکہ بھائی بھائی کے خون سے باز رہے۔ انہوں نے عوام پر بھی زور دیا کہ وہ اپنے تمام تر ذاتی سیاسی اور مذہبی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ملک میں بھائی چارے کی فضا کو مضبوط بنائیں۔ انہوں نے اجلاس میں حکومت پر بھی زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے ملک دشمن عناصر کا کھوج لگا کر انہیں کڑی سے کڑی سزا دے تاکہ آئندہ پھر کوئی بھی ملک دشمن اپنے ناپاک عزائم لے کر ملک میں منافرت کا بیج بونے کی جرات نہ کر سکے۔

یوتھ فورس کی ممبر سازی مہم جلد شروع کی جائے گی!!

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے جنرل سیکرٹری الطاف حسین اور اطلاعات سیکرٹری ثمر تبسم نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ یوتھ فورس کی ممبر سازی مہم بہت جلد انشاء اللہ شروع کی جائے گی۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کے خلاف جاری مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

بقیہ: آپ کے مسائل

کی طرف انقلاب، اور کفر و نفاق سے ایمان و اخلاص اور اعمال کی طرف انقلاب — اور اس انقلاب کا مختصر سا خاکہ حسب ذیل ہے:

★ — سرکاری سطح پر "یوم توبہ" کا اعلان کیا جائے اور پوری قوم اپنے سابقہ گناہوں سے گڑگڑا کر توبہ نصوح کرے۔ اور آئندہ تمام گناہوں سے باز رہنے اور فرائض شرعیہ کے بجالانے کا عزم اور عہد کرے۔

★ — سوائے ناگزیر مجبوری کے تصویر کشی ممنوع قرار دی جائے ٹی وی، وی سی آر اور ہر قسم کی فلم پر پابندی عائد کی جائے سینما ہالوں کو تعلیم گاہوں اور ٹیکنیکل کالجوں میں تبدیل کر دیا جائے جو لوگ فلمی صنعت سے وابستہ ہیں ان کو ایسے شعبوں میں کھپایا جائے جو ملک و ملت کے لئے مفید ہوں۔

★ — نئی نسل میں کھیل کا ذوق بہت بڑھ گیا ہے۔ حتیٰ کہ لڑکیوں کی ہاکی ٹیمیں بین الاقوامی مقابلوں کے لئے تیار کی جا رہی ہیں۔ جو ایک مسلمان مملکت کے لئے لائق شرم ہے۔ حالانکہ مسلمان کھلنڈرا نہیں بلکہ مجاہد ہوتا ہے۔ نوجوانوں کو کھیل میں مشغول کرنے کے بجائے ان میں شوق جہاد پیدا کیا جائے اور پوری قوم کے نوجوانوں کو مجاہد فورس میں تبدیل کر دیا جائے۔

★ — عورتوں کی عریانی دبے پردگی، مرد و زن کے اختلاط اور نوجوان لڑکوں لڑکیوں کی مخلوط تعلیم نے نئی نسل کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ بلا مبالغہ نوے فیصد نوجوان لڑکے اور لڑکیاں غیرت

گستاخان رسول قادیانیوں کی شراب ساز فیکٹری ہے اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشق رسول کا فرض ہے

منجانب: — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بائیکاٹ کرو

مرتدوں کا یارو بائیکاٹ کرو — للّٰہ بات کو سمجھو بائیکاٹ کرو
ماؤں، بہنو، بچو، بائیکاٹ کرو — بوڑھو اور جوانو، بائیکاٹ کرو
ان سے سودا مت لو بائیکاٹ کرو
ان کو سودا مت دو بائیکاٹ کرو
دس ہی دن میں یہ ربوہ کو بھاگیں گے — بات ہماری مانو بائیکاٹ کرو
بائیکاٹ سے یہ خود ہی کٹ جائینگے — کیا کرے گا کوئی بائیکاٹ کرو
بائیکاٹ کا نعرہ گونجے گلی گلی
گھر گھر یہ چرچا ہو بائیکاٹ کرو
ہم سے کما کر یہ اپنی تبلیغ کریں — ظلم نہیں یہ لوگو بائیکاٹ کرو
توڑ چکے ہیں جو ناطہ مکی والے سے — ان سے ناطہ توڑو بائیکاٹ کرو
یہ تو ہیں باغی سرکار دو عالمؐ کے
اے اللہ کے بندو! بائیکاٹ کرو
دل میں اگر کچھ بھی اسلام کی عزت ہے
گیلانی کی مانو، بائیکاٹ کرو

سید ابرار گیلانی، شیخوپورہ

ضدی ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ عورتوں کی عریانی پر پابندی لگائی جائے جن عورتوں کے لئے ملازمت ناگزیر ہو ان کے لئے باپردہ ملازمت کا انتظام کیا جائے اور لڑکیوں کے لئے الگ تعلیم گاہوں کا بندوبست کیا جائے۔

★ — انعامی بانڈ، انعامی قرعہ اندازی اور معمہ بازی کی لعنت پورے ملک پر پھیلی ہے۔ جو سود اور جوئے کی ترقی یافتہ شکل ہے اس کا انسداد کیا جائے۔

★ — بینکاری سودی نظام ختم کر کے مضاربت کے اصول پر کام کرنے والے سرکاری اور نجی ادارے قائم کئے جائیں جو پوری دیانت و امانت کے ساتھ حلال اور جائز کاروبار کریں۔ اور پوری ذمہ داری کے ساتھ مضاربت کے اصول پر منافع کی تقسیم کریں۔ تاکہ وہ لوگ جو خود کاروبار نہیں کر سکتے ان کے لئے "اکل حلال" کی صورتیں پیدا ہو سکیں۔

★ — رشوت، ڈکیتی، چوری، گداگری اور اس نوعیت کے تمام حرام ذرائع آمدنی کا سدباب کیا جائے۔ اس کیلئے قوم کے افراد کی اخلاقی و ایمانی اصلاح کرنے کے لئے دعوت و تبلیغ کا مؤثر نظام قائم کیا جائے۔ جہاں سرکاری ملازمین کے لئے دیگر شرائط رکھی گئی ہیں، وہاں ایک شرط یہ بھی رکھی جائے کہ ملازم کے لئے فرائض شرعیہ کا پابند اور محرمات سے اجتناب لازم ہے۔

★ — تعلیم گاہوں میں ملحد، بے دین اور بددین اساتذہ طلبہ کے اخلاق و اعمال کو بگاڑنے اور انہیں حدود انسانیت سے آزاد کرنے میں مؤثر ادا کر رہے ہیں۔ اساتذہ کے انتخاب میں اس کا بطور خاص اہتمام کیا جائے کہ لادینی نظریات کے حامل نہ ہوں۔ ایک نظریاتی مملکت میں تعلیم گاہیں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور نئی نسل کے بناؤ اور بگاڑ میں سب سے مؤثر عامل تعلیم گاہیں ہیں۔ اس سے انکار ممکن نہیں۔ لیکن کتنی حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نئی نسل کے معصوم ذہنوں کو اخلاقی قزاقوں اور ڈاکوؤں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ معلم کیلئے صرف "ڈگری" کا حصول شرط ہے۔ دین و دیانت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔

۹ — ملک میں عدالتیں مظلوموں کو انصاف دلانے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ لیکن رشوت، سفارش اور جنبہ داری کی وجہ سے جتنا ظلم عدالتوں میں ہو رہا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ کسی ادنیٰ شہری کے لئے انصاف کا حصول قریب قریب ناممکن ہو کر رہ گیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

"عدل" کے معنی ہیں صحیح قانون کے مطابق صحیح فیصلہ کرنا اگر ملک کا قانون غیر عادلانہ ہو تو اس کے مطابق فیصلہ عدل نہیں بلکہ ظلم ہوگا۔ اور اگر قانون تو عادلانہ ہو مگر فیصلہ میں کسی فریق کی رُو رعایت روا رکھی تو یہ فیصلہ بھی ظلم ہوگا۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر انصاف کیجئے کہ ہمارے کتنے فیصد فیصلے عدل و انصاف کے مطابق ہوتے ہیں۔

عدالتوں کو صحیح معنوں میں عدالتیں بنانے کے لئے لازم ہے کہ تمام غیر اسلامی اور غیر شرعی قوانین کو بیک قلم منسوخ کر دیا جائے۔ اور عدالتوں کو پابند کیا جائے کہ وہ ہر فیصلہ کتاب و سنت کے مطابق کریں۔ نیز لازم ہے کہ عدالت کی کرسی پر ایسے خدا ترس اور دیانتدار منصفوں کو بٹھایا جائے جن کو یہ احساس ہو کہ ان کو اپنے ہر فیصلے کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب دینا ہے۔

قومی اصلاح کا یہ نو نکاتی انقلابی پروگرام ہے جس پر فوری عمل ضروری ہے۔ ورنہ اگر تساہل پسندی سے کام لیا گیا تو اس ملک پر جو قہر الٰہی کی تلوار۔ بموں کے دھماکوں، ڈکیتیوں، زلزلوں، طوفانوں، قحط اور مہنگائی اور باہمی انتشار و خلفشار کی شکل میں لٹک رہی ہے۔ اس کا انجام بہت ہی خوفناک ہوگا۔ اور آخرت کا عذاب اس سے بھی سخت۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں سمیت پوری قوم کو صحیح ایمان اور عقل و فہم کی دولت سے نوازے اور اپنے مقبول بندوں کے طفیل ہم گنہگاروں کو اپنے قہر و غضب سے محفوظ رکھیں۔ آمین

بقیہ: رپورٹ ڈیرہ غازیخان

مسلمانوں کا قتل عام اور لاہور کے شیعہ سنی فسادات میں تربیت یافتہ کمانڈوں کی مذموم اور مسلم کش سرگرمیاں جن کی تفصیل اخبارات میں آچکی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے موقف کا واضح اعلان کرتی ہے کہ ان میں قادیانی ملوث ہیں۔ اور وہ پاکستان کو بیروت بنانا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی راجیو گاندھی سے ملاقاتیں۔ مرزا طاہر کا لندن میں اعلان کہ پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اور قادیانیوں کی یہ تخریب کاریاں حکومت پاکستان کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔ ان حالات میں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ قادیانی جماعت پر سازش اور پاکستان دشمنی کا مقدمہ چلا کر قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

مولانا اسلم قریشی کیس مجلس تحفظ ختم نبوت نے جن مشتبہ افراد کو نامزد کیا تھا حکومت نے ان کی مجرمانہ ذہنیت کے پیش نظر ان میں سے چار ملزموں کو بیرون ملک فرار ہونے کا موقع فراہم کیا۔ اور ان میں سے ایک ملزم کو شامل تفتیش نہیں کیا۔

وزیر اعظم پاکستان نے مجلس عمل میں شریک تمام دینی جماعتوں کے نمائندہ علماء سے ملاقات کے دوران ۱۹ فروری ۱۹۸۷ء کو وعدہ کیا تھا کہ وہ ۶ رجون تک مولانا قریشی کیس کے حقائق کو قوم کے سامنے لائیں گے۔ مگر وعدہ کا ایفا تو درکنار انہوں نے اپنی اخلاقی ذمہ داری کو بھی پورا نہیں کیا کہ تفتیش کے بعد کی صورتحال سے عوام کو باخبر کر کے قوم کو اعتماد میں لیتے۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت الزام عائد کرتی ہے کہ مولانا اسلم قریشی کیس کو خود حکومتی ارکان برآمد نہیں کرنا چاہتے۔

جہاں تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا تعلق ہے اس وقت پوری دنیا کے تمام براعظموں، امریکہ جنوبی افریقہ، یورپ، آسٹریلیا، ایشیا میں مجلس کے مراکز و دفاتر قائم ہیں۔ لاکھوں روپیہ کا لٹریچر پوری دنیا میں مربوط نظام سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں مغربی و یورپی ممالک میں مجلس کی طرف سے دورہ ہوا جس میں مولانا قاسمی کے علاوہ جناب مولانا الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا اللہ وسایا نے شرکت کی۔ اور عظیم کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور لندن میں چالیس لاکھ کے صرف سے عالمی مجلس کا مرکز قائم کیا گیا۔ پوری دنیا میں قادیانیت کا کامیاب تعاقب جاری ہے۔ اور وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جبکہ قادیانی اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائیں گے۔

مولانا غلام رسول فیروزی

ضربِ خاتم بر مرزائی شاتم

اثباتِ ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۳ :-

بل رفعہ اللہ الیہ میں رفع سے درجات مراد ہے جیسا کہ حدیث میں ہے "اذا تواضع العبد رفعہ اللہ الی السماء السابعۃ" (وصل ابن مریم)

جواب : جو رفع اس حدیث میں مذکور ہے۔ یہ رفع تو تواضع کرنے کی وجہ سے ہر نبی کو حاصل ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے لیے ایک خاص وعدہ کیوں فرمایا؟ اور کیا اس وقت وعدہ عیسیٰ علیہ السلام کا تواضع کرنے کی وجہ سے رفع نہ ہو چکا تھا؟ اور کیا وہ اس وقت تواضع نہیں کرتے تھے؟ یقیناً یہ وعدہ ایسے رفع کا ہے جو تواضع کرنے سے حاصل نہیں ہوتا اور وہ رفع جسمانی ہے۔

۲۔ کنز العمال میں آپ کی پیش کردہ حدیث کے فوراً بعد والی حدیث کے الفاظ یہ ہیں "من یتواضع للہ درجۃ حتی یجعلہ فی علیین" یعنی جو جس قدر اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے۔ اللہ اس کے اس قدر درجات بلند کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اُسے علیین تک پہنچا دیتا ہے۔ اس حدیث نے اپنے سے پہلی والی حدیث کی وضاحت کر دی کہ یہاں رفعت مراد رفع درجات ہے۔ مگر قرآنی آیت بل رفعہ اللہ الیہ کی تشریح کسی آیت یا حدیث میں یہ نہیں کی گئی کہ یہاں رفع درجات مراد ہے۔ اگر کی گئی ہے تو پیش کرو۔

۳۔ اگر رفع سے مراد رفع درجات لو، تو رفع درجات تو قتل کی صورت میں اور بھی زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ شہید ہو جانا بلاشبہ رفع درجات کا باعث ہے، مگر یہاں قرآن فرما رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام شہید نہ ہوئے (ما قتلوہ یقیناً) بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اُٹھا لیا ہے۔ وہ رفع مراد ہے جو شہادت کی صورت میں نہیں تھا اور شہادت کی صورت میں جو رفع نہیں تھا وہ رفع جسمانی ہی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے شہید ہونے کی وجہ سے درجات حاصل کرنے کی قرآن نفی کر رہا ہے۔ مگر مرزائی اس کا اثبات کر رہے ہیں۔

۴۔ رفع ماضی ہے یعنی "اس نے اُٹھایا" اور رفع کی یہ ماضویت قتل کی نسبت ہے۔ اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ قتل کے واقعہ سے پہلے پہلے رفع ہو چکا ہو۔ مثلاً اگر کوئی کہے کہ زید کل بارہ بجے لاہور نہیں تھا بلکہ پشاور میں تھا۔ تو اس کا صاف مطلب ہے کہ زید کل بارہ بجے سے پہلے پہلے پشاور پہنچ چکا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا جو رفع مرزائی مانتے ہیں وہ تو ۸۷ سال بعد کشمیر میں جا کر ہوا۔ اور جو رفع اہلِ اسلام مانتے ہیں وہ قتل کے واقعہ سے پہلے پہلے ہو چکا تھا۔ پس رفع کی ماضویت کا تقاضا آسمان میں جانے کی صورت میں پورا ہوا۔

۵۔ "بل" سے پہلے والا جملہ اور بعد والا جملہ ہمیشہ آپس میں مخالف ہوتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے۔ "قالوا اتخذ الرحمٰن ولداً سبحٰنہ بل عباد مکرمون" یہاں خدا کا بیٹا ہونے اور عابد ہونے میں مکمل منافات ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ام یقولون بہ جنۃ بل جاءھم بالحق، یعنی وہ اسے مجنون کہتے ہیں بلکہ اس کے پاس حق کے ساتھ آیا۔ یہاں بھی مجنوں ہونے اور حق کے ساتھ آنے میں مکمل منافات ہے۔ اس طرح ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ میں بھی بل کے ما قبل اور ما بعد میں مکمل منافات ہونا لازم ہے یعنی جسے قتل نہیں کیا گیا اسی کا رفع مانا جائے گا تب جا کر پہلا اور بعد والا جملہ آپس میں مخالف بنیں گے۔ جسے قتل نہ کیا گیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم ہے اور ساتھ ہی اس میں روح بھی تھی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جس کا رفع ہوا وہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کا جسم ہے اور ساتھ ہی اس میں روح بھی ہو اگر جسم اور روح والے آدمی کے قتل کی نفی کر کے صرف روح کو اُٹھا لیا جائے تو یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے زید کے قتل کی نفی کر کے بکر کے رفع کا اثبات کر دیا جائے۔

اذا تواضع العبد حدیث میں بل جیسی کوئی قید نہیں جو رفع جسمانی لینے پر مجبور کرے اسی طرح ولو شئنا لرفعنٰہ مکاناً علیاً اور دعا اللہ نبیہ ورفعہ الی الاعلیٰ علیین میں بے شک رفع درجات مراد ہے کیونکہ یہ سب مذکورہ بالا قیود سے بری ہیں۔

سوال نمبر ۴ :-

تورات کی تعلیم کے مطابق صلیب پر مرنے والا ملعون ہوتا ہے تورات کتاب استثنا ۲۱ باب آیت ۲۳ میں ہے : جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہوتا ہے۔" لہٰذا قتل کی نفی سے مراد لعنتی موت کی نفی ہے اگر لعنتی موت کے مقابلے پر رفع درجات آ جائے تو یہ منافات درست ہے۔

جواب :- آپ تو مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ انہوں نے حیاتِ مسیح کا عقیدہ عیسائیوں سے لیا ہے۔ اب آپ خود حضرت مسیح کی موت کو ثابت کرنے کے لیے تورات میں گھس گئے ہیں۔ گویا کہ آپ نے وفاتِ مسیح کا عقیدہ یہود سے لیا ہے۔

ہم... تمہارے پیش کردہ اس توراتی افسانے کو سرے سے تسلیم نہیں کرتے، تم نے اتنی بڑی عمارت اس توراتی افسانے پر کھڑی کر لی ہے۔ ہم اس عمارت کو دھڑام سے گراتے ہیں۔

باقی آئندہ

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

میں ہوں بہت مجبور مدینے میں بلالو

محترمہ ثریّا صاحبہ، کنیڈا

میں ہوں بہت، مجبور مدینے میں بلالو
فرقت کی نہیں تاب مدینے میں بلالو

ہوں خواب سے بیدار، مدینے میں بلالو
ہو جائے گا دیدار، مدینے میں بلالو

حسرت ہے بہت دید کی یاشاہِ مدینہ
بن جائے گی تقدیر، مدینے میں بلالو

کرتی ہوں دُعائیں بہت اللہ سے دن رات
مل جائے اجازت تو مدینے میں بلالو

دُنیا کے جھمیلوں نے کہیں کا بھی نہ رکھا
ہُوں دین کی طالب میں مدینے میں بلالو

صِدّیقؓ کے صدقے میں توسل سے عمرؓ کے
از واسطہ، عثمانؓ و علیؓ، مدینے میں بلالو

یہ آرزوئے دیرینہ ثریّا کی ہے دِل سے
قربت میں رہوں مجھ کو مدینے میں بلالو

جینے کی تمنا تھی مگر آج نہیں ہے
مر کر ملے جو قرب، مدینے میں بلالو

مقبول دعا میری ہو سرکارِ مدینہؐ
مَیں ہوں، تیرا روضہ ہو مدینے میں بلالو